صحابی رسول ﷺ کے قلم سے لکھی جانیوالی کتاب
الاسراء والمعراج
خیر الامۃ فقیہ امت صحابی رسول حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
ادارہ معارف نعمانیہ
لاہور ـــــ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ

الاسراء والمعراج

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

مترجم

مولانا عبید المصطفیٰ محمد گل احمد عتیقی

ادارۂ معارف نعمانیہ

۱۵۵۔ شاد باغ ○ لاہور ○ پاکستان

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۵

نام کتاب ———— عجائبات معراج ترجمہ الاسرا و المعراج
مؤلف ———— صحابی رسول حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مترجم ———— حضرت مولانا عبید المصطفیٰ محمد گل احمد عتیقی
پروف ریڈنگ ———— مخدوم عبدالحفیظ قادری
سرورق ———— منظور انور لاہور
صفحات ———— ۵۶
طابع ———— الامان پریس اردو بازار لاہور
باراول ———— مارچ ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۹ء
تعداد ———— ایک ہزار
ہدیہ ———— دعائے خیر بحق معاونین ادارہ معارف نعمانیہ

بیرون جات کے حضرات ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

ملنے کا پتہ
ادارہ معارف نعمانیہ
۱۵۵-شاد باغ لاہور۔ کوڈ نمبر: ۵۴۹۰۰
پاکستان

ترتیب

محبِ رسول حضرت شاہ عبدالقادر قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا ہدیۂ نعت

بحضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

نعت سے اُس شاہ کی عاجز میری تقریر ہے
جا بجا جس کی صفت قرآں میں خود تحریر ہے

ہے نبوت آپ کی سب انبیا سے پیشتر
حکمتِ حق سے اظہار میں تاخیر ہے

ہر کتابِ آسمانی ہے مُبشّر آپ کی
ہر نبی سے خیرمقدم کی ہوئی تبشیر ہے

راز دار کُنت کنزاً تاجدار ماریت
اس سے مشتِ خاک، کُفار کی تدبیر ہے

نعت شاہِ دیں میں آنا مدحِ اہلِ بیت کا
عاشقوں کے حق میں لذت بخش قند و شیر ہے

فاطمہ تو بضعۃ منی "ہے ارشادِ رسُول
جز کو غیرِ کل سمجھنا وہم کی تدبیر ہے

بابِ علم نبی مولا علی ہیں بالیقین
اُن کی ہر تقریر قرآں کی تفسیر ہے

راکبِ دوشِ نبی ہیں حسن و حُسین
واہ واہ نورِ علی نور اُن کی کیا تنویر ہے

دیکھو شانِ کبریا تیروں کا باراں ہے اُدھر
اور ادھر اللہ اکبر نعرۂ تکبیر ہے

دیکھو شاہِ کربلا نے دے دیا سجدے میں سَر
ایسی واسجد واقترب کی کس نے کی تفسیر ہے

لا فتیٰ اِلّا علی لا سیف الا ذوالفقار
وہ خُدا کا شیر، شاہِ دیں کی شمشیر ہے

ہے محبِ اہلِ بیت و مخلص اصحابِ پاک
یہ فقیرِ قادری بھی واہ خوش تقریر ہے

برادرِ جان قبلہ حافظ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی مدظلہ العالی

تعارف مؤلف

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں ان کی والدہ لبابہ بنت حارث

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن تھیں۔ ہجرت سے تین سال قبل ولادت ہوئی۔ وصال نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے وقت ان کی عمر تیرہ یا پندرہ سال تھی بعض نے دس سال بھی بتائی ہے۔ اُمتِ محمدیہ کے اکابر علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دُعا کی تھی۔

اے اللہ! انہیں حکمت، فقہ اور تاویل قرآن کے علوم سے سرفراز فرما۔ انہیں حضرت جبریل علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔

مسروق فرماتے ہیں۔ میں جب عبداللہ بن عباس کو دیکھتا تو ان کے حسن وجمال کی تعریف کرتا۔ جب ان کی گفتگو سنتا تو بے ساختہ کہتا کہ ان سے بڑا فصیح و بلیغ دوسرا کوئی نہیں۔ جب درسِ حدیث سنتا تو پکار اٹھتا کہ ان سے بڑا محدّث دعالم کوئی دوسرا نہیں۔

بارگاہِ عمر فاروق میں خصوصی قرب رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ انہیں اپنے قریب بٹھاتے اور جلیل القدر صحابہ کے ساتھ ان سے بھی

مشورہ بھی لیتے تھے ۔ آخری عمر میں بینائی جاتی رہی ۔ ابن زبیر کے دور خلافت میں اکہتر سال کی عمر میں وفات پائی ۔ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے ۔

حضرت عبداللہ بن عباس گورے رنگ والے تھے ۔ طویل القامت صحت مند اور حسین وجمیل تھے ۔ سر پر کافی بال تھے جن کو مہندی سے رنگتے تھے ۔ چہرے پر زردی نمایاں تھی ۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ابن عباس حج کے مسائل میں خصوصی مہارت رکھتے تھے ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اگر کوئی شخص کچھ معلوم کرنے آتا تو آپ اس سے فرماتے جاؤ اور ابن عباس سے معلوم کرو اور واپس آکر ان کے جواب سے مجھے بھی مطلع کرنا ۔

(مشکوٰۃ شریف جلد سوم)
ترجمہ علامہ اختر شاہجہان پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ رسول اللہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم سُبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بٰارکنا حولہٗ لنریہٗ من آیاتنا انہٗ ھو السمیع البصیر۔

ترجمہ :۔ پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا بعثت کے آٹھویں برس ستائیسویں رجب المرجب بروز پیر میں ابوطالب کی بیٹی ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر تھا ان کا نام فاختہ ہے اور ان کے پاس حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں ان کی عمر نو سال تھی اور ابھی تک ان کی شادی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نہیں ہوئی تھی کیونکہ حضرت علیؓ نے مدینہ منورہ میں انؓ سے شادی کی۔

گوہرِ مقصود کی تلاش

اچانک رات کے وقت کسی آنے والے نے دروازے پر دستک دی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باہر نکلیں تاکہ دروازے پر دستک دینے والے کو دیکھیں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو زیورات اور نئے لباس میں مزین ہے اور اس کے دو عنبر رنگ کے پیراہن ہیں جن سے اس نے مشرق و مغرب کو ڈھانپا ہوا ہے اور اس کے سر پر موتیوں اور جواہرات سے مرصع تاج ہے اور اس کی پیشانی پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے تو اس کو حضرت فاطمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ تجھے کس کی تلاش ہے۔ اس نے جواباً عرض کیا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آپ واپس رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا اے ابا جان دروازے پر ایک ایسا شخص ہے جس نے مجھے ڈرا کر خوفزدہ کر دیا ہے میں نے اس جیسی ہیبت ناک صورت کبھی نہیں دیکھی اس نے مجھے کہا کہ میں قاسم خلد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر باہر تشریف لائے۔ آپ نے اپنے سامنے جبریل امین کو پایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی۔ اے اللہ کے حبیب اور مخلوق خدا کے سردار تجھ پر درود اور سلام ہو، راوی کہتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اے میرے بھائی اے جبریل کیسے آنا ہوا۔ کیا کوئی پیغام ہے یا ایفائے عہد کا وقت ہو گیا ہے۔ یا کوئی اور معاملہ ہے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کی اے میرے آقا اٹھیں لباس زیب تن فرمائیں اور مطمئن رہیں۔ تشویش کی کوئی بات نہیں بلکہ مقامِ مسرت ہے کیونکہ آج کی شب اس ذات سے راز کی باتیں کرنے والے ہیں جس میں اونگھ اور نیند کا شائبہ تک نہیں۔ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں پیارے جبریل کی بات سن کر خوشی خوشی اٹھ کھڑا ہوا اور اچھی طرح لباس زیب تن کر لیا۔

بے مثل سواری

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں جنگل کی طرف چل پڑا اور اچانک ایک کھڑے براق کے پاس پہنچ گیا۔ جبریل علیہ السلام نے اس کی لگام پکڑی ہوئی تھی۔ وہ براق دنیا کے جانوروں کی شکل نہ تھا۔ گدھے سے بلند اور خچر سے پست، اس کا چہرہ آدمی کی طرح تھا اور جسم گھوڑے کی طرح وہ دنیا اور دنیا میں رہنے والے تمام جانوروں سے حسین تھا اور اس کی تر و تازہ موتیوں کی کلغی یاقوت کی شاخوں سے آراستہ اور روشنی سے چمک رہی تھی اور اس کے دونوں کان سبز زمرد کے تھے۔ اس کی دونوں آنکھیں چمکتے ہوئے ستارے کی طرح تھیں اس کی شعاعیں سورج کی

شعاعوں کی مثل بکھر رہی تھیں، مٹی مائل چتکبرا۔ تین ٹانگیں سفید تھیں آگے کی دائیں طرف کی ٹانگ سفید نہیں تھی۔ اس پر موتیوں اور جواہرات سے جڑی ہوئی پالان تھی۔ کما حقہٗ اس کی صفات خدا ہی جانتا ہے (یعنی نہایت ہی خوبصورت) آدمی کی طرح سانس لیتا تھا۔

بے مثال سوار

سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے براق کے حسن و جمال کو دیکھ کر تعجب ہوا، جبریل امین نے عرض کی اے محبوبِ خدا آگے بڑھ کر سوار ہو جائیں میں سوار ہونے کو آگے بڑھا تو براق ایسے پھڑکنے لگا جیسے جال میں مچھلی۔ تو جبریل امین نے یہ ماجرا دیکھ کر براق سے کہا ٹھہر جا کیا تجھے پاس نہیں کہ تو مخلوق کے سوار اور حبیبِ حق کے سامنے بدک رہا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا قسم ہے اس ذات کی جو میرا اور تیرا خالق ہے کہ اللہ کے ہاں اس سے زیادہ معزز کوئی تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ تو براق نے جواباً عرض کیا، مجھ پر آدم صفی اللہ ابراہیم خلیل سوار ہوتے ہیں تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا اے براق یہ تو اللہ کے حبیب اور رسول رب العالمین ہیں اور تمام آسمانوں اور زمین والوں سے افضل ہیں۔ ان کا قبلہ کعبہ ہے اور دین اسلام، قیامت کے دن تمام مخلوق انہی کی شفاعت کی امید لگائے بیٹھی ہوگی۔ جنت ان کے دائیں اور دوزخ ان کے بائیں ہوگی جو ان کی تصدیق کرے گا۔ وہ جنت میں جائے گا اور جو تکذیب کرے گا وہ دوزخ میں براق نے عرض کیا اے جبریل علیہ السلام، روشن تر چہرے، درخشندہ تر پیشانی، سرخ تر رخسار، حوضِ کوثر اور قیامت کے دن شفاعتِ کبریٰ والے کو تو میری طرف سے عرض کر دے کہ وہ مجھے بھی اپنی شفاعت میں داخل کر لیں۔ تاکہ میں انہیں اپنی پیٹھ کا نذرانہ پیش کر سکوں۔ اور وہ اپنے مبارک قدموں سے میرے سینے کو با کمال کریں تو اس سے میرے اعزاز فخر میں اضافہ ہوگا۔ اور یہ قیامت میں میری پونجی اور سرمایہ ہوگا فخر کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا تو میری شفاعت میں داخل ہے اور قیامت کے دن تو ہی میری سواری ہوگا۔ یہ سنتے ہی وہ میرے قریب

ہوا پھر میں اس پر سوار ہوگیا اور وہ مجھے زمین و آسمان کے درمیان اڑا لے گیا۔

وادی عقیق

پھر جبریل علیہ السلام نے مجھے آواز دیتے ہوئے کہا اے اللہ کے حبیب یہاں اتر کر دو رکعت نماز ادا فرمالیں۔ تاجدار انبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اتر پڑا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تو نے مجھے اس جگہ نماز پڑھنے کو کیوں کہا تو جبریل امین نے عرض کیا اے اللہ کے حبیب یہ وادی عقیق ہے۔ میں پھر براق پر سوار ہوگیا، اور اللہ تعالےٰ جو ہمیں سیر کرانا چاہتا تھا وہ ہم نے کی۔ پھر اچانک میری دائیں جانب سے کسی نے آواز دی اور وہ کہہ رہا تھا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ٹھہریئے میں آپ کے اور آپ کی اُمت کے لیے اچھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر آگے چلا پڑا اور یہ اللہ رب العزت کا فضل تھا کہ میں آواز دینے والے کے اس شر سے محفوظ رہا۔ پھر ہم مشیت ایزدی کے مطابق چلتے رہے۔ اچانک میری بائیں جانب سے کوئی آواز دیتے ہوئے کہہ رہا تھا اے محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ٹھہریئے میں آپ کے اور آپ کی امت کی بھلائی کے لیے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس آواز دینے والے کی بھی پرواہ کیے بغیر چلتا رہا اور یہ خداوند قدوس کا خاص فضل و کرم تھا کہ میں اس کے دامن تزویر میں نہ آسکا۔ اور ہم اللہ کریم کی مشیت کے مطابق آگے چلتے رہے اور آناً فاناً ایک بکھرے بالوں والی عورت کے پاس پہنچ گئے جو حسن و جمال، لباس، جواہرات، موتی اور یاقوت غرضیکہ وہ اللہ بلند و برتر کی پیدا کردہ ہر مزین چیز میں ملبوس تھی اور اس کا حسن و جمال چمک رہا تھا اور وہ پکار کر کہہ رہی تھی، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ٹھہریئے تاکہ میں آپ سے ہم کلام ہو کر آپ کے اور آپ کی امت کی بھلائی کے لیے بات کروں، ہم اس عورت کی پرواہ کیے بغیر چلتے رہے۔ یہ مولیٰ کریم کا خاص کرم تھا (کہ ہم اس کے شر سے محفوظ رہے) پھر ہم بیت المقدس پہنچ گئے۔ میں نے دیکھا کہ میری دائیں طرف خوبصورت لباس میں ملبوس مہکتی خوشبو والا نوجوان تھا۔ جب اس نے مجھے دیکھا وہ آگے بڑھا اور

مجھے سلام کیا اور وہ مجھ سے بغلگیر ہوا۔ پھر غائب ہو گیا۔ میں نے کہا اے پیارے جبریل مجھے یہ تو بتاؤ کہ راستے میں آواز دینے والا کون تھا؟ تو جبریل امین نے تفصیل عرض کرتے ہوئے کہا کہ پہلا نصاری کا داعی تھا اگر آپ اس کی بات سن لیتے تو آپ کے بعد آپ کی اُمت نصرانی ہو جاتی۔ دوسرا یہود کا داعی تھا اگر آپ اس کی بات سُن لیتے تو آپ کی اُمت یہودی ہو جاتی، اور بکھرے بالوں والی عمدہ پوشاک سے مزین عورت! یہ دنیا ہے اگر آپ اس کی بات سُن لیتے تو آپ کی اُمت دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتی اور وہ آواز جو آپ نے سُنی ہے وہ پتھر کی ہے جو پانچ سو سال سے جہنم میں گر رہا ہے، لیکن ابھی تک تہہ تک نہیں پہنچا۔ پھر میں نے کہا اے پیارے جبریل علیہ السلام وہ نوجوان جس نے مجھے سلام کیا وہ کون تھا؟ تو جبریل امین نے عرض کی وہ اللہ رب العزت کا دین تھا۔ کیونکہ آپ کی اُمت مومنانہ زندگی گذارے گی۔ پھر تیز تیز جبریل امین بیت المقدس کی طرف لے چلے میں ان کے پیچھے چلتا رہا۔ اچانک وہ متوجہ ہوئے ان کے پاس تین پیالے تھے۔ ایک میں دودھ دوسرے میں شراب، تیسرے میں پانی تھا۔ جبریل امین نے کہا آپ جو چاہیں نوش فرمالیں میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا اور تھوڑا سا ہی پیا تھا تو جبریل علیہ السلام نے مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ نے کامل فطرت کو پالیا اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی اُمت بہک جاتی۔ اگر پانی پی لیتے تو اُمت غرق ہو جاتی اور اگر آپ سارا دودھ نوش فرما لیتے تو آپ کی اُمت میں سے کوئی بھی دوزخ میں نہ جاتا۔ میں نے کہا اے برادرم وہ دودھ کا پیالہ دوبارہ مجھے دے دو تو جبریل امین نے کہا کہ وہ پیالہ تو دور جا تا رہا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ہونا تھا وہ ہو چکا اور قلم ظہور پذیر ہونے والی اشیاء سے خشک ہو چکی ہے تو میں نے کہا کہ یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

عجیب و غریب سیڑھی

پھر جبریل علیہ السلام مجھے ایک پتھر کی طرف لے گئے وہاں ایک سیڑھی آسمان کی بلندی سے پتھر کی طرف لگی ہوئی تھی۔ میں نے اس سے قبل اس جیسی کوئی حسین و جمیل چیز نہیں دیکھی۔

اس کا پایہ سونے کا دوسرا چاندی کا تیسرا زبرجد کا اور چوتھا یاقوت احمر کا تھا۔ پھر جبریل امین نے مجھے سینہ سے لگا کر اپنے پروں میں لپیٹ لیا اور میری آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور مجھے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سیڑھی مبارک پر قدم رکھیں، میں اور جبریل امین دونوں جب سیڑھی پر چڑھے۔ جب میری نگاہ عباد تگذاروں کے مقامات سے ہٹی تو میں نے ملائکہ کی ایسی جماعت کو دیکھا ان کی کثرت تعداد کو اللہ تعالیٰ ہی شمار کر سکتا ہے۔ اگر وہ کسی سمت روی کے بغیر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل میں مشغول تھے۔

پہلا آسمان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے پہلے آسمان میں ستاروں کو ایسے لٹکتے ہوئے دیکھا جیسے مساجد میں قنادیل ان میں سب سے چھوٹا ستارہ ایک بہت بڑے پہاڑ سے بھی بڑا تھا۔ پھر مجھے جبریل علیہ السلام آنکھ جھپکنے سے قبل آسمان دنیا تک لے گئے (آسمان دنیا اور زمین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور اتنا ہی آسمان کا موٹاپا)

حیرت کدہ قدرت کی سیر جبریل علیہ السلام نے دروازے پر دستک دی۔ فرشتوں نے پوچھا کون؟ تو جبریل امین نے فرمایا کہ جبریل فرشتوں نے پوچھا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں نے پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ پھر فرشتوں نے کہا آپ کو اور آپ کے ساتھی کو خوش آمدید ہو۔ تم دونوں کا آنا مبارک ہے۔ انہوں نے دروازہ کھول دیا ہم اندر چلے گئے۔ وہ دھواں دار آسمان تھا اسے رفیعہ کہا جاتا ہے اور اس میں قدم بھر بھی ایسی جگہ نہ تھی جہاں کوئی فرشتہ رکوع یا سجدہ میں نہ ہو۔ میں نے اس میں دو بڑی نہریں بہتی دیکھیں۔ میں نے دریافت کیا اے پیارے جبریل یہ کیسی نہریں ہیں تو اس نے کہا یہ "نیل" ہے اور وہ "فرات" ہے۔ ان دونوں کا عنصر (یعنی اصل) جنت سے ہے۔

سیاح لامکان کوثر پر:۔ پھر ایک اور نہر پر گذر ہوا اس پر موتیوں اور زبرجد

کا محل بنا ہوا تھا اور اس سے خوشبو مہک رہی تھی میں نے دریافت کیا یہ کونسی نہر ہے اس نے کہا یہ وہ کوثر ہے جسے اللہ تبارک و تعالٰے نے آپ کے لیے بلند کیا ہے۔ پھر میں نے ایک عظیم الخلقت فرشتہ کو دیکھا وہ ایک نورانی گھوڑے پر سوار تھا اور اس پر نورانی حُلّہ تھا وہ قسم قسم کی پوشاک اور زیورات سے مزین اور ستر ہزار فرشتوں کا انچارج تھا۔ ان میں سے ہر فرشتہ کے ہاتھ میں ایک نورانی نیزہ تھا۔ وہ اللہ رب العزت کا لشکر ہیں۔ جب کوئی زمین میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو وہ منادی کرتے ہیں کہ یقیناً فلاں بن فلاں پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہو گیا ہے تو وہ بھی اس پر غضب ناک ہوتے ہیں اور جب انسان استغفار اور توبہ کرے تو وہ منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بن فلاں سے راضی ہو گیا ہے تو وہ اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا اے پیارے جبریل یہ بڑا قد آور فرشتہ کون تھا تو اس نے کہا کہ یہ اسماعیل آسمان دنیا کا خازن ہے آگے بڑھ کر اسے سلام کریں۔ میں نے قریب ہو کر اسے سلام کیا اس نے مجھے سلام کا جواب دیا اور میرے پروردگار کی طرف سے اکرام پر مجھے مبارک باد دی۔ اس نے کہا بشارت ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب قیامت تک آپ میں اور آپ کی امت میں تمام خوبیاں ودیعت کر دی گئی ہیں۔ میں نے اللہ جل وعلا کا شکر ادا کیا۔ پھر میں اس کے آگے آگے چل پڑا۔

آگ اور برف کا فرشتہ

پھر میرا گذر ایک ایسے فرشتے سے ہوا جس کا نصف برف اور نصف آگ کا تھا (یہ قدرت خدائے بزرگ و برتر کا عظیم شاہکار تھا) نہ آگ برف کو پگھلاتی تھی اور نہ ہی برف آگ بجھاتی تھی۔ اس کا ایک ہزار سر تھا اور ہزار سر میں ایک ہزار چہرہ، اور ہر چہرہ میں ہزار منہ، ہر منہ میں ہزار زبان، اور وہ ایک ہزار مختلف زبانوں میں مالک بحر و بر کی پاکی بیان کرتا تھا جو ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ان تسبیحات میں ایک تسبیح یہ تھی کہ پاکی ہے اسے جس نے برف اور آگ میں الفت پیدا کر دی۔ اے وہ ذات

جس نے برف اور آگ میں الفت پیدا کی اپنے مومن بندوں کے دلوں میں محبت ڈال دے اور دوسرے فرشتے آمین کہہ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا اے جبریل یہ کون ہے انہوں نے عرض کی یہ تمام آسمانوں کا مؤکل ہے۔ فرشتوں میں سے اولاد آدم کا نہایت ہی خیر خواہ ہے۔ پھر فرشتوں نے کئی صفیں باندھ لیں۔ جبریل امین نے مجھے مصلیٰ امامت پر کھڑا کر دیا۔ میں نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ملت پر انہیں دو رکعت نماز پڑھائی۔

دوسرا آسمان

پھر ہم چشم زدن میں دوسرے آسمان کی طرف چڑھ گیے۔ آسمان دنیا اور اس آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ تھا اور اتنا ہی اس کا موٹاپا تھا۔

دست قدرت سے تخلیق ہونے والی اشیاء کا نظارہ

جبریل امین نے دوسرے آسمان کا دروازہ کھٹکھٹایا تو انہوں نے پوچھا کون ؟ جبریل علیہ السلام نے فرمایا جبریل، فرشتوں نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہیں۔ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرشتوں نے پھر کہا انہیں بلایا گیا ہے ؟ جبریل امین نے اثبات میں جواب دیا فرشتوں نے کہا آپ کو اور آپ کے ساتھی کو خوش آمدید ہو۔ انہوں نے ہمارے لیے دروازہ کھول دیا۔ ہم اندر چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ ایک لوہے کا آسمان تھا جس میں کسی قسم کا کوئی جوڑ اور دراڑیں وغیرہ کچھ نہیں تھا۔ اس کا نام ماعون ہے۔ میں نے اس میں عمدہ گھوڑوں پر سوار دیکھے جو اپنے اپنے جنگجو ہاتھوں میں تلواریں اٹھائے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا جبریل امین یہ کون ہیں ؟ تو اس نے کہا یہ مالک وکون ومکان کے فرشتوں کا ایک لشکر ہے جنہوں نے قیامت کے دن تک اللہ رب العزت نے اسلام کی مدد کے لیے پیدا کیا ہے میں نے ان میں دو ہم شکل نوجوانوں کو دیکھا۔ میں نے دریافت کیا۔ جبریل یہ کون ہیں ؟ انہوں نے کہا ان دونوں میں ایک تو ابو یحییٰ بن ذکریا ہیں اور دوسرے عیسیٰ بن مریم،

علیہما السلام ہیں، آپ ان کے قریب ہو کر انہیں سلام کریں۔ میں نے قریب ہو کر ان کو سلام کیا تو انہوں نے مجھے سلام کا جواب دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک یہ تھا، لمبے بال، خوبصورت چہرہ، سفید رنگت سرخی آمیز اور یحییٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک یہ تھا۔ میں نے ان کے چہرے پر خشوع و عاجزی کا نشان پایا۔ میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے مجھے سلام کا جواب دیتے ہوئے میرے رب کی طرف سے مجھے جو اعزاز ملا اس پر مجھے مبارک باد دی اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بشارت ہو قیامت تک تجھ میں اور تیری امت میں کامل بھلائی ہو گی۔ میں نے کہا حمد و شکر ہے میرے پروردگار کا۔ پھر جبریل امین نے مجھے امامت کے لیے کہا۔ میں نے ملت ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) پر ان دونوں کو دو رکعت نماز پڑھائی۔

تیسرا آسمان پھر ہم پلک جھپکنے میں تیسرے آسمان پر چلے گئے، دوسرے اور تیسرے آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ تھا اور اتنا ہی اس کا عمق۔ جبریل علیہ السلام نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا، فرشتوں نے پوچھا کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہیں۔ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرشتوں نے کہا آپ کو اور آپ کے ساتھی کو خوش آمدید ہو تو انہوں نے دروازہ کھول دیا اور ہم اندر چلے گئے۔

قدرت خداوندی کا مشاہدہ یہ تانبے کا آسمان تھا اس کا نام ضرین ہے اس میں مَیں نے سبز جھنڈے والے فرشتوں کو دیکھا میں نے جبریل امین سے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو جبریل علیہ السلام نے کہا یہ شب قدر اور ماہ رمضان کے فرشتے ہیں۔ یہ مجلس ذکر شہدا اور جماعتوں کی مجالس کی تلاش میں لگے رہتے ہیں اور یہ رات کے نمازیوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ میں نے ایک بوڑھے اور ایک نوجوان کو دیکھا۔ میں نے سوال کیا اے جبریل یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام

ہیں۔ آپ ان دونوں کے قریب ہو کر انہیں سلام کریں۔ میں نے قریب ہو کر دونوں کو سلام کیا ان دونوں نے سلام کا جواب مرحمت فرماتے ہوئے میرے رب کی طرف سے میرے اعزاز و تکریم پر مجھے مبارک باد دی اور انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بشارت ہو، قیامت تک آپ کی امت میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔ میں نے ان دونوں کے درمیان ایک نورانی کرسی پر ایک نوجوان لڑکا بیٹھا ہوا دیکھا۔ اس کے چہرے سے نور چمک رہا تھا۔ اس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن تھی میں نے دریافت کیا اے پیارے جبریل یہ نوجوان کون ہے؟ انہوں نے بتایا یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے لخت جگر حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے حسن و جمال کے لحاظ سے حسینوں پر ایسی فضیلت و برتری دی ہے جیسے چاند کو ستاروں پر میں نے ان کے قریب ہو کر سلام کیا اور انہوں نے مجھے سلام کا جواب دیا۔ اور میرے اللہ عز وجل کی طرف سے میرے اعزاز و اکرام پر مجھے مبارک دی اور مجھے کہا، صالح بھائی، ناصح نبی آپ کو خوش آمدید۔ پھر فرشتوں نے صفیں باندھیں اور جبریل علیہ السلام نے مجھے امامت کے لیے آگے کیا۔ میں نے ملت ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھائی۔

چوتھا آسمان پھر فرشتہ الیعین سے پہلے چوتھے آسمان کی طرف چڑھ گیے۔ چوتھے اور تیسرے آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ تھا اور اتنا ہی اس کا عمق (موٹاپا) پھر جبریل علیہ السلام نے در آسمان پر دستک دی۔ پوچھا گیا کون؟ جبریل امین نے فرمایا، جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں فرمایا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ فرشتوں نے کہا آپ کو اور آپ کے ساتھی کو خوش آمدید ہو۔ پھر انہوں نے دروازہ کھول دیا اور ہم اندر داخل ہو گیے۔

عجائبات خداوندی کا مشاہدہ:۔ میں نے دیکھا کہ یہ سفید چاندی کا آسمان

تھا۔ اسے زاہرہ کہا جاتا ہے۔ میں نے اس میں اپنے رب العزت کے عجائبات سے مختلف قسم کے فرشتے دیکھے۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا اس کے چہرے سے نور کی شعاعیں بلند ہو رہی تھیں اور اس کا دل خشیت ایزدی سے لبریز تھا۔ میں نے دریافت کیا اے پیارے جبریل یہ کون ہے؟ جبریل امینؑ کہا یہ آپ کے بھائی حضرت ادریس علیہ السلام ہیں ان کے مرتبہ کو اللہ رب العزت نے بہت بلند کیا ہے۔ انہیں سلام کیجئے۔ میں نے ان کے قریب ہو کر سلام کہا انہوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے میرے لیے اور میری امت کے لیے بخشش کی دعا کی۔

ملک الموت سے ملاقات

پھر میں نے عجیب الخلقت اور عجیب منظر والا فرشتہ دیکھا اس کے دونوں پاؤں ساتوں زمینوں کی سرحدوں تک پہنچے ہوئے تھے اور سر عرش کے نیچے تھا وہ ایک نورانی کرسی پر جلوہ افروز تھا۔ اس کے دائیں بائیں والے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے منتظر رہتے۔ اس کی دائیں جانب لوح محفوظ اور بائیں جانب بہت بڑا درخت تھا مگر وہ فرشتہ کبھی ہنستا تک نہیں۔ میں نے دریافت کیا اے پیارے جبریل یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ لذات کا قلع قمع کرنے والا، جماعتوں میں جدائی ڈال دینے والا، گھر بار ویران کرنے والا، عورتیں بیوہ کرنے والا، دوستوں کو مصیبت زدہ بنانے والا، آباد گھروں کے دروازے بند کرنے والا، روشنیوں کو تاریک کرنے والا اور نوجوانوں کو اچک لینے والا۔ یہ موت کا فرشتہ عزرائیل ہے۔ یہ اور داروغہ جہنم کبھی بھی نہیں ہنستے۔ آپ قریب ہو کر انہیں سلام کریں۔ میں نے قریب ہو کر سلام کیا تو اس نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور نہ ہی سر اٹھایا۔ جبریل امین نے اس سے پوچھا کہ تم نے کائنات کے سردار اور حبیب کبریا کو سلام کا جواب کیوں نہیں دیا تو اس نے جب جبریل امین کی آواز سنی تو اچھل کر کھڑا ہو گیا اور سلام کا جواب دیا اور میرے رب کی طرف سے میرے اعزاز پر مجھے مبارک باد دی اور فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بشارت ہو کہ قیامت تک

آپ میں اور آپ کی امت میں نیکی ہی نیکی رہے گی۔ پھر میں نے اس سے پوچھا
اے پیارے عزرائیل یہ تیری رہائش گاہ ہے۔ تو اس نے کہا جی ہاں۔ جب سے
میرے رب نے مجھے پیدا کیا ہے۔ اس وقت سے قیامت تک میرا یہی مقام ہے
پھر میں نے ان سے پوچھا کہ یہاں ہوتے ہوئے آپ ارواح کیسے قبض کرتے ہیں؟
تو انہوں نے کہا یقیناً اللہ تعالےٰ نے مجھے یہ قدرت دے رکھی ہے اور پانچ ہزار
فرشتے میرے ماتحت کر رکھے ہیں میں ان کو زمین میں پھیلا دیتا ہوں تو پھر جب
کوئی اپنے وقت کو پہنچ جائے اور اپنا مقسوم پورا کر لے اور اس کی زندگی کا وقت
ختم ہو جائے تو میں اس کی طرف چالیس فرشتے بھیج دیتا ہوں جو اس کی روح
مضبوط پکڑ کر رگوں، پٹھوں، گوشت اور خون سے باہر کھینچ لاتے ہیں اور روح
کو اس کے ناخنوں کے سروں سے پکڑ لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ روح گھٹنوں تک پہنچ
جاتی ہے پھر فرشتے ساعت بھر میت کو آرام دیتے ہیں پھر ناف تک کھینچ لاتے ہیں
پھر ساعت بھر میت کو آرام دے کر حلقوم تک لے آتے ہیں اور وہ خرخر کرنے
لگ جاتی ہے۔ پھر میں روح پکڑ کر ایسے کھینچ نکالتا ہوں جیسے آٹے سے بال اور
جب روح جسم سے جدا ہو جاتی ہے تو آنکھیں گڑ کر رہ جاتی ہیں اور ٹکٹکی لگائے
دیکھتی ہیں۔ کیونکہ یہ روح کے تعاقب میں لگی ہوتی ہیں۔ میں روح کو ان دو تھیلوں میں
سے کسی میں قبض کر لیتا ہوں۔ تو میں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک نورانی تھیلا
تھا اور ایک بھدا اور ناپسندیدہ۔ اور وہ پاکیزہ روح کو نورانی تھیلے میں قبض کر کے مقام
علیین میں چھوڑ دیتا ہے اور روح خبیثہ کو بھدے تھیلے میں قبض کر کے مقام سجین
میں چھوڑ دیتا ہے اور سجین یہ بہت بڑی چٹان جو نہایت ہی سیاہ ہے۔ جو سب سے
نچلی ساتویں زمین کے نیچے ہے اس میں کفار و فجار کے ارواح ہوتے ہیں۔ میں نے عزرائیل
علیہ السلام سے پوچھا کہ تجھے کسی کے مرنے اور نہ مرنے کا وقت کیسے معلوم ہوتا ہے تو انہوں
نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر انسان کے آسمان میں دو دروازے ہیں ایک دروازے
سے اس کا رزق اترتا ہے اور دوسرے دروازے سے اس کے عمل چڑھتے ہیں اور یہ

میری دائیں جو درخت ہے اس کا ایک پتا بھی ایسا نہیں جس پر اولاد آدم میں سے کسی کا نام نہ لکھا ہو چکا ہے مرد ہو یا عورت، تو جب کوئی قریب المرگ ہو تو جس پتا پر اس کا نام ہوتا ہے وہ زرد پڑجاتا ہے اور اس دروازے پر آگرتا ہے جس سے اس کا رزق اترتا ہے۔ اور لوح محفوظ میں اس پر سیاہ نشان لگا دیا جاتا ہے تو میں جان لیتا ہوں اس کی روح قبض کرنی ہے تو پھر میں اس پر ایک غضب ناک نگاہ ڈالتا ہوں جس سے اس کا جسم تھرتھرا اٹھتا ہے اور میرے خوف کی وجہ سے اس کے دل کی حرارت بڑھ جاتی ہے تو وہ صاحب فراش ہو جاتا ہے۔ پھر میں اس کی طرف چالیس فرشتوں کو بھیج دیتا ہوں جو اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔

حسب ارشاد خداوندی ہے :۔

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَ هُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ

حتیٰ کہ جب تم میں سے کسی کو موت آجائے تو کمی بیشی کے بغیر ہمارے فرشتے اس کا روح قبض کر لیتے ہیں۔

میں نے کہا اے برادرم عزرائیل علیہ السلام اپنی اصل شکل وصورت جس سے تو ارواح قبض کرتا ہے وہ مجھے دکھا تو انہوں نے کہا کہ اے میرے جانی دوست آپ اسے نہیں دیکھ سکتے۔ میں نے کہا تجھے قسم ہے اگر تو نہ دکھائے تو اچانک اللہ جلّ وعلا کی طرف سے آواز آئی کہ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کیجئے تو یہ سنتے ہی ملک الموت ارواح قبض کرنے والی صورت میں جلوہ گر ہو گیے تو جب عزرائیل نے اپنی اصلی صورت میں جلوہ گر ہو گئے تو جب عزرائیل نے اپنی اصلی شکل وصورت کے ساتھ مجھے دیکھا تو میں نے تمام دُنیا کو اپنے سامنے ایسے پایا جیسے تم میں سے کسی کے پاس ایک درہم ہو تو وہ اسے جیسے چاہے اُلٹ پلٹ کر رکھ دے اس کی اس ہیبتناک شکل وصورت کو دیکھ کر میرا دل لرزا اور کانپنے لگا تو جبریل (علیہ السلام) نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھا تو میں اپنی اصل حالت میں لوٹ آیا۔ جبریل (علیہ السلام) نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے بعد قبر کی تاریکی، وحشت اور منکر نکیر کی پرسش ہی زیادہ دہشت انگیز ہے۔

میں ملک الموت کو چھوڑ کر تھوڑا سا آگے چلا تو میں نے روشن چہرے والے اور کامل العقل آدمی کو دیکھا اس نے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا تو میں نے کہا پیارے جبریل (علیہ السلام) یہ کون ہے ؟ تو انہوں نے کہا یہ تمہارے جدامجد ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں۔ قریب ہو کر انہیں سلام کیجئے۔ میں نے ان کے قریب ہو کر انہیں سلام کیا۔ انہوں نے مجھے سلام کا جواب دیا اور مجھے میرے رب کی طرف سے اعزاز و اکرام پر مبارک باد دی اور فرمایا کہ صالح بیٹے کو خوش آمدید ہو۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بشارت ہو اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہ قیامت تک تجھ میں اور تیری امت میں تمام خیر ہی خیر ہے اور بے شک تیرا بھائی جبریل تجھے تیرے رب کی طرف اٹھا لے جائے تاکہ تیرا عمدہ اور مکرم ہونا لوگوں پر ظاہر کرے۔ میں نے کہا آپ کے یہاں تشریف فرما ہونے کا مقصد کیا ؟ تو فرمایا کہ میں اولاد آدم کے اعمال کا مشاہدہ کرتا ہوں جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے میں نے اس سے جمیل تر، کامل تر، روشن تر و تازہ تر حسین و پاک و صاف تر کسی کو بھی نہیں دیکھا۔ تو یہ سُن کر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ اور میں نے اس اعزاز پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ آگے بڑھ کے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور ملائکہ کو دو رکعت نماز پڑھاؤ میں آگے بڑھا اور انہیں دو رکعت نماز پڑھائی۔

پانچواں آسمان

پھر ہم آنکھ جھپکنے سے پہلے پانچویں آسمان کی طرح چڑھ گئے۔ چوتھے اور پانچویں آسمان کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کا ہے اور اتنا ہی اس کا عمق تو جبریل علیہ السلام نے اس کے دروازے کو دستک دی۔ پوچھا گیا کون ؟ تو جبریل (علیہ السلام) نے کہا جبریل، پوچھا گیا، تمہارے ساتھ کون ہے۔ کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو فرشتوں نے کہا تجھے اور تیرے ساتھی کو خوش آمدید ہو۔ تو انہوں نے ہمارے لیے دروازہ کھول دیا اور ہم اندر چلے گئے۔

قدرت کی مینا کاری کا مشاہدہ

میں نے دیکھا کہ یہ سُرخ سونے کا آسمان ہے اس کا نام منیرہ ہے۔ میں نے اس میں اللہ

عزوجل کی مخلوق میں سے ایک بڑے فرشتے کو دیکھا (اس کی بڑائی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے) کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے یہ حکم دیتا کہ وہ ایک ہی دفعہ سات آسمان نگل جائے تو اس کی جسامت کے پیش نظر اس کے لیے یہ آسان کام تھا اور وہ فرشتہ پکار پکار کر کہہ رہا تھا میرے سردار میرے مالک جس نے تیری نافرمانی کی اس نے تیری کچھ قدر نہ جانی تجھے پاکی ہے تو اپنی مخلوق پر کتنا ہی حلیم ہے۔ میں نے ایک دروازہ دیکھا جس پر دو روشن اور چمکدار سطروں میں لکھا ہوا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو جب میں نے ان دونوں کو پڑھا تو تالا گر گیا اور دروازہ کھل گیا۔ میں نے اس میں پانچویں آسمان سے نچلی ساتویں زمین کی سرحدوں تک چمک دیکھی اور میں نے تاریک جہنم کو دیکھا جو اللہ کے غضب سے بھڑک رہی تھی اور اس کا دھواں رکا ہوا تھا۔

دوزخ کے چوکیدار سے ملاقات

معاً میری نظر ایک قد آور فرشتے پر پڑی۔ جو ڈراؤنی نظر والا، ظاہراً غضب والا۔ نہایت خوفناک اور سخت مزاج تھا۔ اس کی آنکھوں کے درمیان ایک گرہ تھی۔ اگر اسے زمین کے قریب کر دیا جائے تو اس کی گرمی اور تمازت سے اہل زمین بھسم ہو جائیں، سمندر اُبلنے لگیں اور پہاڑ پسینہ ریزہ ہو جائیں۔ (مولف رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے رب العزت ہم تیرے حق عظیم اور تیرے اسم کریم کے واسطہ سے تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ اے ذوالجلال والاکرام تو اپنی قدرت وطاقت سے ہمیں ان کا چہرہ نہ دکھانا)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے جبریل (علیہ السلام) سے دریافت کیا یہ کون ہے؟ کہ جس سے میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں اور اس سے میرا دل دھڑکنے لگا تو جبریل (علیہ السلام) نے فرمایا اے حبیب اللہ یہ دوزخ کا داروغہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے غضب وغیض سے پیدا فرمایا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرما کر اسے جہنم کا متولی بنایا، اسی وقت سے اللہ تعالیٰ کے اعداء پر اس کا غصہ بڑھتے جا رہا ہے۔ ملک الموت (عزرائیل) اور یہ (داروغہ) کبھی ہنستے ہی نہیں۔ اس کے قریب ہو کر اسے سلام کیجیے۔ تو میں نے قریب ہو کر اسے سلام کیا۔

تو اس نے مجھے سلام کا جواب کا جواب نہ دیا تو جبریل علیہ السلام نے انہیں کہا آپ نے حبیب رب العالمین (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کو سلام کا جواب کیوں نہیں دیا وہ رب العزت جل شانہٗ کے ہاں تمام مخلوق سے زیادہ معزز اور نبی رحمت ہیں تو جب داروغہ نے یہ سُنا تو اپنے قدموں پر اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا۔ اللہ اللہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب غلبہ عظمت آپ ہی کے لیے ہے۔ میں نے داروغہ دوزخ کو کہا کہ مجھے دوزخ دکھاؤ، تو اس نے کہا مجھے اس کا اختیار نہیں۔ تو اسی وقت اللہ بلند و اعلیٰ سے آواز آئی کہ میرے حبیب محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی بات کی مخالفت نہ کرنا تو انہوں نے یہ سنتے ہی جہنم سے پردہ اٹھایا،

دوزخ کی سیر

وہ انتہائی سیاہ اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے بھڑک رہی تھی۔ بتایا گیا کہ دُنیا کی آگ روشن ہے کیونکہ اسے بحرِ قدرت میں ستر بار ڈبویا گیا ہے، یہاں تک کہ وہ شعاع اور نور والی ہو گئی جس سے فائدہ حاصل کیا جا رہا ہے تو میں نے اس میں ستر ہزار سمندر پیپ کے اور ستر ہزار سمندر اندھیروں کے اور ستر ہزار کو لتار کے اور ستر ہزار سمندر پگھلے ہوئے سیسے کے دیکھے۔ ہر سمندر کے کنارے ستر ہزار شہر آگ کے، ہر شہر میں آگ کے ہزار محل اور ہر محل میں ستر ہزار آگ کی کشتیاں اور ہر کشتی میں آگ کے ستر ہزار صندوق اور ہر صندوق میں ستر ہزار قسم کا عذاب ہے۔

جہنم کے سانپ اور بچھو، جہنم میں سرد کنویں اور بدکار عورتیں

میں نے جہنم میں کھجور کی طرح لمبے لمبے سانپ اور خچر کی طرح بچھو دیکھے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا میں نے اس میں ستر ہزار سخت سرد کنویں دیکھے اور میں نے اس میں غمگین رونے والی عورتیں دیکھیں جو چیخ و پکار کر رہی تھیں۔ مگر ان کی کچھ نہ سنی جاتی تھی اور وہ آہ و فغاں کر رہی تھیں مگر ان کی پرواہ نہیں کی جاتی تھی۔ میں نے پوچھا اے برادرم اے جبریل (علیہ السلام) یہ کون عورتیں ہیں۔ فرمایا یہ وہ ہیں جو اپنے خاوند کو چھوڑ کر دوسروں کے پاس بن سنور

کرجاتی تھیں۔

کوتار کا لباس

میں نے ایسی عورتیں بھی دیکھیں جن پر کوتار کا لباس تھا۔ اور ان کی گردنوں میں زنجیر اور طوق تھے میں نے پوچھا اے برادرم جبریل (علیہ السلام) یہ کون ہیں تو انہوں نے بتایا یہ اپنے خاوندوں کی توہین کرنے والی ہیں ان میں سے کوئی اپنے خاوند کو کہتی کہ تیرا چہرہ کیسا بھدا ہے تیری شکل کتنی قبیح ہے۔ یہ کتنا بدبودار ہے۔ انہیں یہ معلوم نہیں کہ جس ذات والا صفات نے تجھے پیدا کیا اس نے اس مرد کو بھی پیدا کیا۔ اور وہی معبود واحد ہے۔

اپنے خاوندوں کی نافرمان بیویوں کا حال

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسی عورتیں بھی دیکھیں کہ ان کے چہرے جلے ہوئے اور ان کی زبانیں لٹک کر ان کے سینے پر آئی ہوئی تھیں۔ میں نے دریافت کیا اے برادرم جبریل (علیہ السلام) یہ کون عورتیں ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ ہیں جو بلا وجہ اپنے خاوندوں سے طلاق کا مطالبہ کرتی تھیں۔

بے پردہ عورتوں کا حال

میں نے بالوں سے لٹکتی ہوئی عورتیں بھی دیکھیں، جن کے دماغ ابلتی ہوئی ہانڈی کی طرح ابل رہے تھے۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا اے برادرم جبریل (علیہ السلام) یہ کون ہیں تو انہوں نے کہا یہ بے پردہ عورتیں ہیں جو غیر مردوں کو اپنے بالوں کی نمائش کراتی تھیں اور ایسی عورتوں کو بھی دیکھا، جن کے پستان آگ کی بیڑیوں سے مقید تھے۔ میں نے دریافت کیا اے برادرم جبریل (علیہ السلام) یہ کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ عورتیں ہیں جو اپنے خاوند سے اجازت لیے بغیر دوسروں کی اولاد کو دودھ پلاتی تھیں

بری صحبت میں بیٹھنے والی عورتوں کا حال

آپ نے فرمایا میں نے ایسی عورتیں بھی دیکھیں جن کے پاؤں زبان

سے پیوست تھے اور پستان پیشانیوں سے۔ تو میں نے دریافت کیا۔ اے برادرم، اے جبریل (علیہ السلام) یہ کون عورتیں ہیں تو انھوں نے بتایا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو اچھی مجلس اختیار نہیں کرتی تھیں اور نہ ہی اچھی طرح وضو کرتی تھیں، ناپاک کپڑوں، ناپاک جسم والی عورتیں ہیں جو حیض و جنابت کا غسل تک نہیں کرتی تھیں اور نماز و روزہ میں اس قدر سست روی کا مظاہرہ کرتیں کہ نماز فوت ہو جاتی۔

زانی عورتوں کا حال

اور میں نے آگ کے ایک صندوق میں بہری گونگی اور اندھی عورتیں دیکھیں جن کے دماغ سے نتھنوں کے راستہ سے تیل کی مثل کوئی چیز بہہ رہی تھی اور ان کے بدبودار جسم جذام اور برص کی بیماری کی وجہ سے پھٹے ہوئے تھے تو میں نے دریافت کیا کہ اے برادرم اے جبریل (علیہ السلام) یہ کونسی عورتیں ہیں تو انھوں نے بتایا یہ زانیہ عورتیں ہیں جن کی اولاد زنا سے پیدا ہوتی۔

شوہروں سے زبان درازی کرنے والی عورتوں کا حال

میں نے ایسی عورتیں بھی دیکھیں جنہیں آگ کے تنور میں الٹے پاؤں لٹکایا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ اے برادرم اے جبریل (علیہ السلام) یہ کونسی عورتیں ہیں تو بتایا کہ یہ اپنے شوہروں کو گالی گلوچ دینے والی عورتیں ہیں۔

مردوں کو جمع کرنے والی عورتوں کا حال

میں نے سیاہ چہرے والی عورتیں دیکھیں جو اپنی آنتڑیاں کاٹ رہی تھیں۔ میں نے پوچھا اے برادرم اے جبرائیل (علیہ السلام) یہ کونسی عورتیں ہیں تو انھوں نے بتایا کہ یہ وہ عورتیں جو دو افراد کو جمع کر کے حرام پر مجبور کرتی تھیں۔

چغل خور عورتوں کا حال

میں نے ایسی عورتوں کو دیکھا جن کا سر خنزیر اور جسم گدھے کی طرح تھا اور وہ ہزار قسم کے عذاب میں مبتلا تھیں۔ میں نے پوچھا اے برادرم جبریل یہ کونسی عورتیں ہیں تو انھوں نے بتایا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو چغل خور تھیں یہ اپنے خاوندوں اور پڑوسیوں میں عداوت اور دشمنی کا بیج بو دیتی تھیں اور لوگوں میں چغلی اور جھوٹ پھیلانے کی بھرپور کوشش

کرتی تھیں۔

لوگوں کو لڑانے والی عورتوں کا حال میں نے کُتّے کی ہم شکل عورت کو بھی دیکھا جس کے سر سے آگ داخل ہوتی اور پاؤں سے نکل جاتی اور فرشتے لوہے کے گرزوں سے اس کا سر کوٹ رہے تھے میں نے پوچھا اے برادرم جبریل (علیہ السلام) یہ کون عورت ہے تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں میں نفرت اور دشمنی ابھارنے والی عورت ہے۔

لواطت کرنے والے علماء کا حال میں نے منہ کے بل اوندھے مرد دیکھے ان کی پشت پر آگ کا بہت بڑا پتھر رکھا ہوا تھا اور فرشتے انہیں لوہے کے گرزوں سے مار رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے برادرم جبریل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ لونڈے باز علماء ہیں۔

بخیل لوگوں کا حال میں نے آگ کی ہتھکڑیوں میں مقید مرد اور عورتیں دیکھیں جن کی پیشانیاں سیاہ ہو چکی تھیں اور سانپ ان کے گلے کا طوق بنے ہوئے تھے جو انہیں ڈستے تو ان کا گوشت زرد پڑ جاتا اور پھر وہ اصلی حالت پر لوٹ آتے تو میں نے پوچھا اے برادرم اے جبریل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے بتایا یہ وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کرتے مگر اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرتے۔ دُنیا میں یہ لوگ بخل سے کام لیتے تھے۔

زانی مردوں اور عورتوں کا حال میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ایک ہاتھ میں حلال و پاکیزہ گوشت ہے اور دوسرے میں حرام و خبیث۔ مگر وہ پاکیزہ اور حلال گوشت کو چھوڑ کر حرام و خبیث گوشت کھاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اے برادرم جبریل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی منکوحہ بیوی ہوتے ہوئے اسے چھوڑ کر حرام (نامحرم) کی طرف مائل ہوتے۔ اور کسی عورت کا اپنا حلال خاوند ہوتے ہوئے وہ اسے چھوڑ کر دوسرے مرد کی طرف مائل ہو جاتی۔

متکبر لوگوں کا حال میں نے عذاب میں مبتلا ایسے مرد اور عورتیں دیکھیں کہ ان کے جسم کے اگلے حصوں کو لوٹا کر پیچھے اور پچھلے حصوں کو آگے کیے جا رہا تھا اور ان پر چابک برستے اور ملائکہ انہیں چہروں کے بل گھسیٹے اور جب انہیں ملتے ان کے جسموں سے آگ کے شعلے بھڑک اٹھتے میں نے پوچھا اے برادرم جبریل (علیہ السلام) یہ کون ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں پر ناحق بڑائی اور تکبر کا اظہار کرتے۔ کہ آپ کو معلوم نہیں کہ ابلیس نے آدم علیہ السلام پر تعلی اور تکبر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ (اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡہُ) میں اس سے بہتر ہوں تو پھر اس کے پر کٹ گئے اور اسے لعنت کا طوق ڈال کر جنت سے باہر نکال دیا۔

غیبت کرنے والوں کا حال میں نے ایسے مرد اور عورتوں کو آگ کی سیخیں پہنے ہوئے دیکھا۔ آگ ان کی مقعد سے داخل ہو کر منہ سے نکل جاتی۔ میں نے دریافت کیا اے برادرم جبریل (علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ پس پشت غیبت کرنے والے چغل خور اور دوسروں کو عیب لگانے والے لوگ ہیں۔

فتین لوگوں کا حال میں نے ایسے مرد بھی دیکھے جنہیں آگ کے تیرے مارے جاتے وہ ان کے موہوں اور آنکھوں میں پڑتے اور ان کی گدیوں سے نکل آتے۔ میں نے دریافت کیا اے برادرم جبریل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں سے چالاکی سے پیش آتے اور ان میں فتنے کی آگ بھڑکا دیتے۔

اپنی اولاد کو قتل کرنے والی عورتوں کا حال اور میں نے زقوم کے درخت میں لٹکی ہوئی عورتیں دیکھیں ان پر گرم پانی ڈالا جاتا تو ان کا گوشت جھلس جاتا۔ میں نے پوچھا اے جبریل (علیہ السلام) یہ کون عورتیں ہیں تو انہوں نے بتایا یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کے خورد و نوش اور ان کی تربیت کے خوف کی وجہ سے دوائیں پی کر اپنی اولاد کو مار ڈالتیں کیا انہیں آپ ابھی معلوم نہیں

تھا کر ان کی اولاد کے خورد و نوش کا بندوبست کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَمَا من دابۃٍ الا علی اللہ رزقھا اور زمین پر چلنے والا کوئی کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔

گانے والی عورتوں کا حال

اور میں نے آگ کی بیڑیوں کے ساتھ بندھی ہوئی عورتیں دیکھیں ان کے منہ کھلے ہوئے تھے اور ان کے پیٹوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے برادرم جبریل (علیہ السلام) یہ کون عورتیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ گانے والی عورتیں ہیں جو توبہ کیے بغیر مر گئیں۔

(العیاذ باللہ)

اُجرت لے کر پیٹنے والی عورتوں کا حال

اور میں نے ایسی عورتوں کو بھی دیکھا جن کے سروں پر کولتار تھی اور سانپ انہیں ڈس رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے میرے بھائی اے جبریل (علیہ السلام) یہ کون عورتیں ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ اُجرت لے کر میت پر واویلا کرنے والی عورتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیز کو کرتی رہی ہیں اور یہ توبہ کیے بغیر مر گئیں۔

یتیموں کا مال کھانے والے لوگوں کا حال

میں نے گرمی کی لپیٹ اور آگ میں کچھ مردوں اور عورتوں کو دیکھا اس آگ کی گنگناہٹ کی آواز ان کے پیٹوں سے آرہی تھی۔ آگ ان کے مقعد سے داخل ہو کر ان کے موہنوں سے باہر نکل آتی۔ میں نے دریافت کیا کہ اے برادرم جبریل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو ناحق یتیموں کے مال کھاتے تو وہ اپنے پیٹوں میں آگ ہی کھاتے رہے اور انہیں دہکتی آگ میں ڈالا جائے گا۔

سود خور لوگوں کا حال

میں نے ایسے مرد اور عورتیں دیکھیں جنہیں خالص لہو خون کی آمیزش والی پیپ پلائی جا رہی تھی اور جب کچھ پیپ ان کے پیٹوں میں پہنچتی تو ان کی انتڑیاں پھٹ جاتیں اور پھر وہ اپنی اصل حالت پر لوٹ آتے۔ میں نے دریافت کیا اے میرے بھائی جبریل (علیہ السلام) یہ کون لوگ

ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔

شریر مردوں کا حال اور میں نے ایسے مرد اور عورتیں دیکھیں۔ ان کے سر جہنم کی آگ کے گھٹا ٹوپ میں تھے اور ان پر نہایت گرم اور سرد پانی ڈالا جاتا جو انہیں جھلس کر رکھ دیتا اور ان کا گوشت جل جاتا۔ میں نے دریافت کیا اے برادرم اے جبریل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں میں باہم دشمنی اور عداوت ڈالتے تھے۔

بناؤ سنگھار کرنے والی عورتوں کا حال میں ہلے مسخ شدہ عورتوں کو دیکھا جن کے جسم کو تار کی طرح سیاہ تھے تو میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے میرے بھائی! اے جبریل (علیہ السلام) یہ کون عورتیں ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ وہ عورتیں ہیں جو بالوں کو رنگین اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل وصورت کو متغیر کرتی تھیں۔ میں نے دوزخ کی آگ اور اس کی ہولناکیوں اور عذاب کو نہایت شدید پایا۔ سخت پتھر اور لوہا بھی اس کی برداشت کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور میں نے اس میں خوفناک چیزیں دیکھیں۔ ان کے دیکھنے سے میرے ضعیف اور ناتواں امتیوں کی وجہ سے مجھے گھبراہٹ لاحق ہوئی میں نے دیکھا کہ ان عذابوں میں مبتلا اکثر عورتیں تھیں۔ پھر داروغہ نے جہنم کا دروازہ بند کر دیا اور وہ اپنی سابق حالت میں ہو بیٹھا۔

پانچواں آسمان اور پھر میں نے پانچویں آسمان اور اس میں عجائبات کو دیکھا۔ جبکہ ملائکہ صفیں بستکیں میں امامت کے لیے آگے بڑھا اور میں نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی۔

چھٹا آسمان اور پھر ہم چھٹے آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ پانچویں اور چھٹے آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور اس کا عمق بھی اتنا ہے۔ تو جبریل علیہ السلام نے دروازے پر دستک دی تو اس کے دربانوں نے پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ تو جبریل (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ جبریل۔ انہوں نے پوچھا تمہارے

ساتھ کون ہیں ؟ تو جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، تو انہوں نے کہا کہ تمہیں اور تمہارے ساتھی کو خوش آمدید ہو۔ تو انہوں نے ہمارے استقبال کے لیے دروازہ کھول دیا ہم اندر چلے گئے۔

قدرت کی گلکاری کا نظارہ

میں نے دیکھا کہ وہ سبز یاقوت کا بنا ہوا آسمان تھا اس کا نام خالصہ ہے تو میں نے اس میں اللہ عزوجل کی مخلوق سے ایک بہت بڑے فرشتے کو نورانی کرسی پہ بیٹھے ہوئے دیکھا۔ جو نصف برف کا تھا اور نصف آگ کا۔ نہ آگ برف پگلاتی اور نہ برف آگ بجھاتی اور وہ بلند آواز سے پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ پاکی اس کی جس نے برف اور آگ میں الفت پیدا کی ایسے ہی اپنے مومن بندوں میں اپنی طاعت پہ تالیف پیدا کر اور ملائکہ آمین کہہ رہے تھے تو میں نے دریافت کیا کہ اے جبریل یہ کون ہے ؟ تو انہوں نے بتایا کہ اس فرشتہ کو اللہ تعالٰی نے پیدا فرما کر گوشہائے اسماء کو اس کے سپرد کر دیا ہے۔ اور ملائکہ میں سے آپ کی امت کا بہت خیرخواہ ہے اور قیامت تک ان کے لیے یہی دعا کرتا رہے گا۔ پھر میں نے اس کی طرف بڑھ کر اسے سلام کیا تو اس نے مجھے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ اے پروردگار عالمین کے محبوب تجھے مبارک ہو اور میں نے ایک بہت کثیر بالوں والا عمر رسیدہ آدمی دیکھا۔ اس پر سفید اون سے بنا ہوا جبہ تھا۔ اس نے اپنے عصا کا سہارا لیا ہوا تھا۔ اس کے بال اس کے جسم کو ڈھلنپے ہوئے تھے۔ اس کی سفید ریش مبارک اس کے سینہ پر تھی۔ تو میں نے دریافت کیا کہ اے برادرم اے جبریل یہ کون بزرگ ہیں ؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کے بھائی موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہیں۔ انہیں اللہ تعالٰی نے اپنا ہم کلام ہونے کا شرف بخشا ہے اور انہیں کلیم کے لقب سے ملقب کیا ہے آپ ان کے قریب ہو کر انہیں سلام کریں۔ تو میں ان کے قریب ہوا اور انہیں سلام کیا تو انہوں نے میری طرف دیکھا اور فرمانے لگے کہ بنی اسرائیل یہ گمان کیے ہوئے تھے۔ کہ میں اللہ تعالٰی کے ہاں مخلوق سے زیادہ مکرم ہوں اور اپنے رب کے ہاں

مجھ سے بھی زیادہ مکرم ہیں۔ یہ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قریش ہاشمی عربی مکی ابطحی ہیں یہ حبیب ہیں، یہ کریم وعظیم ہیں یہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے بیٹے محمد امین کے لقب سے ملقب ہیں۔ پھر فرمایا کہ صالح بھائی اور خیر خواہ نبی کو مبارک ہو۔ پھر میرے اور میری امت کے لیے خیر و برکت کی دُعا فرمائی۔ پھر ملائکہ نے صفیں باندھیں تو میں نے انہیں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ملت پر دو رکعت نماز پڑھائی۔

ساتواں آسمان

پھر ہم چشم زدن میں ساتویں آسمان کی طرف چڑھ گیے۔ ساتویں اور چھٹے آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور اس کا عمق بھی اتنا ہی ہے۔ تو جبریل علیہ السلام نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو پوچھا گیا کہ یہ کون ہے؟ تو جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں جبریل ہوں، پھر پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ملائکہ نے کہا تجھے اور تیرے ہمراہی کو خوش آمدید۔ تو انہوں نے دروازہ کھولا اور ہم اندر چلے گئے۔

قدرت کے عجائبات

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ یہ سفید موتی کا بنا ہوا ہے اور اس کا نام عجیبہ ہے اور یہ اتنی بلندی پر ہے کہ میں نے اس میں قلموں کی چرچراہٹ بھی نہ سنی جاتی۔ میں نے اس میں اپنے رب عزوجل کے ملائکہ دیکھے۔ ان ملائکہ کو روحانیوں کہا جاتا ہے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی جانب متوجہ ہوا تو میں نے اپنے آپ کو ایک حسین چہرے والے اور خوبصورت لباس والے بوڑھے کے پاس پایا تو نورانی کرسی پر تشریف فرما تھا انہوں نے اپنی پیٹھ سے بیت المعمور کو زینت بخشی ہوئی تھی اور بیت معمور خانہ کعبہ کے مقابل (ساتویں آسمان) پر ہے۔ اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کو شرف فضیلت سے نوازے رکھے۔ میں نے پوچھا اے برادرم جبریل یہ کون ہے تو انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کے والد آدم صلوٰۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ ان کے قریب ہو کر انہیں سلام کریں۔ میں نے ان کے قریب ہو کر انہیں سلام کیا۔ تو انہوں نے مجھے سلام کا جواب دیا اور میرے رب عزوجل کی طرف سے میرے اعزاز پر مجھے مبارک باد دی اور فرمایا صالح بیٹے اور تامح نبی کو

خوش آمدید ہو۔ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تجھے بشارت ہو قیامت تک تجھ میں اور تیری امت میں خیر کامل ہے اور ماسوا اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنی طرف اٹھایا ہے تاکہ تجھے سلام کرے اور تیری تکریم کرے۔

بیت المعمور کی سیر میں نے بیت المعمور دیکھا اس میں جواہر کی قنادیل تھیں اور اس کے گرداگرد قطار در قطار روشنیاں تھیں۔ بعض زرد یاقوت سے اور بعض سبز زبرجد سے اور بعض تر و تازہ موتیوں سے اور میں نے اس کے گرداگرد ملائکہ کو طواف کرتے دیکھا تو میں کھڑا ہو گیا اور ان کے ہمراہ سات مرتبہ طواف کیا اور پھر ملائکہ سے دریافت کیا کہ کتنی مدت سے تم اس گھر کی زیارت میں مشغول ہو تو انہوں نے بتایا کہ تخلیق آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال پہلے سے اور ہر دن دس کروڑ اور ستر لاکھ فرشتے اس کی زیارت میں مشغول رہتے ہیں اور قیامت تک پہلے کی باری دوبارہ نہیں آئے گی۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں کچھ آگے چلا تو میں نے اپنے ساتھ جبرائیل علیہ السلام کو نہ پایا تو میں نے کہا اے بھائی جبرائیل (علیہ السلام) کیا ایسی جگہ میں خلیل۔ خلیل سے اور بھائی۔ بھائی سے جدا ہو جاتا ہے؟ آپ نے مجھے تنہا کیوں چھوڑ دیا۔ اور آپ مجھ سے پیچھے کیوں رہ گئے۔ تو جبریل (علیہ السلام) نے آواز دیتے ہوئے عرض کی آپ سے پیچھے رہنا میرے لیے ناگوار ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا۔ کہ ہم (ملائکہ) میں سے ہر ایک کے لیے جگہ متعین و مقرر ہے اور اگر ہم میں سے کوئی ایک بھی اپنے مقام سے تجاوز کرے تو وہ نور ربانی سے جل کر راکھ ہو جائے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب جبریل (علیہ السلام) نے مجھے یہ بات کہی تو میں نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر رکھا اور اللہ تعالیٰ کی قہاری و جباری کی وجہ سے مجھے کپکپی اور خوف لاحق ہوا تو جبریل علیہ السلام نے مجھے اپنے پروں میں لے کر اپنے سینے سے لگایا اور مجھے کہا کہ آپ کوئی خوف نہ کریں اور غمگین نہ ہوں۔ آپ کا رب اسی لیے آپ کو بلندی پر لایا ہے تاکہ آپ کا اعزاز و اکرام کرے۔ یعنی لوگوں کے سامنے ظاہر کرے اور آپ کو اپنا برگزیدہ بنائے اور جو چاہے آپ

کو رحمت فرمائے اور جب جبریل علیہ السلام نے مجھے یہ بات کہی تو خوف وغیرہ مجھے محسوس ہو رہا تھا وہ خفیف و ہلکا ہو گیا اور اچانک اللہ تعالیٰ کی طرف ندا آئی کہ میرے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نور میں چھوڑ دو۔

نور کی سواری پر نورانی سوار

آپ فرماتے ہیں کہ ملائکہ میرے لیے سبز رفرف کی سواری لائے جو محراب کی شکل تھا۔ اسے چار فرشتوں نے اٹھایا ہوا تھا۔ انہوں نے اسے میرے سامنے لا رکھا اور مجھے کہنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہو جائیے تو میں سبز رفرف پر سوار ہو گیا اور وہ مجھے قوس سے نکلے ہوئے تیر کی تیزی کی طرح لے چلا۔

سفید سمندر کی سیر

اس کے بعد میں سفید نورانی سمندر کے پاس پہنچ گیا اور میں نے اس سمندر کے فرشتے کو دیکھا۔ اس کے کندھوں کے درمیان اتنی وسعت و کشادگی تھی۔ اگر تیز رفتار پرندہ پوری سرعت سے پرواز کرے تو وہ اس کے دو کندھوں کے درمیانی فاصلہ کو پانچ سو سال تک طے کر سکے۔ پھر مجھے سبز نورانی سمندر میں لے جایا گیا جو موتیوں کی مثل چمک رہا تھا تو میں نے اس سمندر کے فرشتے کو دیکھا۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے دفعتہ واحدہ سات آسمانوں اور سات زمینوں کو نگلنے کا حکم دے دے تو یہ اس کے لیے معمولی بات ہے۔ یہ اس کے نہایت جسیم اور بڑا ہونے کی وجہ سے ہے۔ پھر میں سمندر سے نکل پڑا اور اگر اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں اور سات زمینوں کی تمام مخلوق کو اس کی ہتھیلی پر رکھ دے تو یہ ایسے معلوم ہو جیسے زمین پر رائی کا دانہ، پھر میں ایک سیاہ سمندر کی طرف چل نکلا۔

آمنہ کا لال بارگاہِ وحدہٗ لاشریک میں سجدہ ریز

میں اسے دیکھتے ہی بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہو گیا اور میں باآواز بلند گویا ہوا کہ اے فریادیوں کے فریاد رس، اے عالمین کے معبودِ برحق، اے نامانوسوں کے انیس، اے عرش عظیم کے رب، اے میرے معبود،

اے میرے سردار، اے میرے مالک تو میری تنہائی کے اس گھڑی کے وقت میں اپنے بندوں میں سے کسی بندے کو میرا انیس بنا جو مجھ سے ہمکلام ہو اور مجھے مانوس کرے تو اچانک ساحل سمندر سے آواز آئی اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوں۔ تو میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے اس سمندر پر ایک بہت بڑا فرشتہ دیکھا جو پانی کو پیمانے سے ماپ رہا تھا، اور ترازو سے تول رہا تھا تو میں نے باآواز بلند کہا۔ اے بندہ خدا السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، تو اس نے جواباً کہا وعلیکم السلام یا حبیب اللہ، تو میں نے اسے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تیرا ہی سوال کیا تھا۔

آپ کا نام جبریل کیوں ہے؟

آپ مجھے یہ کیوں نہیں بتاتے دیتے کہ آپ کا نام میکائیل کیوں ہے اور جبرائیل کا نام جبریل کیوں ہے اور اسرافیل کا نام اسرافیل کیوں ہے، اور عزرائیل کا نام عزرائیل (علیہم السلام) کیوں ہے۔ تو انہوں نے کہا یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں نے کہا حمد و شکر ہے میرے رب کا تو اے پیارے میکائیل (علیہ السلام) میری چاہت ہے کہ جب میں واپس زمین پر جاؤں تو اخبار سماء کے بارے میں مجھ سے جو کوئی کچھ دریافت کرے تو میں اسے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے آگاہ کروں۔ تو میکائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اے حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنیئے میرا نام میکائیل اس لیے ہے کہ مجھے پانی کے قطرات اور نبات کا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ میں پیمانے کے ساتھ پانی ماپتا اور ترازو کے ساتھ تولتا ہوں اور جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے میں اس پانی کو بادلوں کے ذریعہ وہاں بھیج دیتا ہوں تو میں نے اس (میکائیل علیہ السلام) سے پوچھا کہ کڑک (رعد) اور چمک (برق) کی حقیقت کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ اے اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم برق یہ ہے کہ جب بادل پانی اٹھا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بادل کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے تو وہ بادل کو جہاں چاہے لے جاتا ہے تو

جب بادل سے حرکت اور آواز سی نکلتی ہے تو فرشتہ اسے ایک تازیانہ رسید کرتا ہے۔ اس ضرب سے ایک چمک اور نور نکلتا ہے یہی برق کی حقیقت ہے اور جبرائیل کو جبرائیل (علیہ السلام) اس لیے کہتے ہیں کہ انہیں انتہائی طاقت و قدرت سے نوازا گیا ہے۔ زمین میں دھنسانا، صورتیں بدل ڈالنا، پانی میں پھینک مارنا زلزلے کرنا عکس انہیں کے اختیار میں ہے اور امم سابقہ کو بھی اللہ تعالٰی نے انہیں سے تباہ و برباد کرایا ہے۔ اور اسرافیل کا نام اسرافیل (علیہ السلام) اس لیے ہے کیونکہ ملائکہ میں سے خوف و دہشت کے لحاظ سے اس سے سخت کوئی نہیں اور نہ ہی کسی فرشتے کے بال و پر ان سے زیادہ ہیں اور وہ رحم مادر میں۔ صورتیں بنانے میں مختار ہیں اور عزرائیل کو عزرائیل (علیہ السلام) اس لیے کہتے ہیں کہ آپ قبض ارواح کے اخراج میں اور ہم سب اس سے خوفزدہ ہیں کیونکہ وہ ہر ذی روح کے قبض روح کے اخراج اور مختار ہیں (نبی علیہ السلام) نے فرمایا کہ میں نے اسے سلام دیا اور آگے چلا اور وہ مجھ پر درود و سلام بھیج رہا تھا۔ میرے لیے اور میری امت کے لیے دعا خیر و برکت کر رہا تھا۔ میں ملائکہ کی صفیں چیرتے ہوئے ایک زرد و سبز رنگ والے پرندے کے پاس پہنچا اور وہ سجدہ ریز تھا اور وہ اپنے سجدوں میں یہ تسبیح کر رہا تھا۔ سبحان اللہ العظیم تو جب یہ پرندہ تسبیح کہتا تو زمین کے تمام پرندے تسبیح کہتے اور وہ اسے اس کی بولی کا جواب دیتے (نبی علیہ السلام) نے فرمایا اور جب زمین کے پرندے اس کی آواز سنتے تو وہ اپنی گردنیں جھکا دیتے اور اس پرندے کی تسبیح بغور سننے کے لیے گوش بر آواز کر دیتے ہیں اور اپنے پروں سے پھڑ پھڑا کر تسبیح و تقدیس کے ساتھ اللہ واحد قہار کی عبادت کرتے ہیں اور جب وہ خاموش ہوتا ہے۔ اہلِ زمین کے پرندے بھی خاموش ہو جاتے ہیں۔

میں ابھی اسی منظر میں تھا تو اچانک میں نے ایسے ملائکہ دیکھے جو پاؤں کے بل کھڑے تھے تو میں نے پوچھا اے برادرم اے اسرافیل علیہ السلام یہ کون ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ روحانیوں اور کروبیوں (مقرب فرشتوں کے دو گروہ) ہیں اور یہ

حاملین عرش ہیں۔ آپ ان کے قریب ہو کر انہیں سلام کریں تو میں نے ان کے قریب ہو کر انہیں سلام کیا تو انہوں نے مجھے سلام کا جواب دیا اور مجھے میرے رب عزوجل کی طرف سے اکرام پر مبارک باد دی اور اچانک میں نے اپنے سرکی جانب سے آواز سُنی الصلوٰۃ والسلام علیك یا محمدؐ ، الصلوٰۃ والسلام علیك یا احمد اور میں نے اپنا سر اٹھایا تو پھر میں نے ایک بڑے جسیم فرشتے کو دیکھا جو برف سے بھی زیادہ سفید تھا۔ اسے اپنی اصلی شکل وصورت میں ستر ہزار فرشتے آگے لا رہے تھے تو اس نے مجھ سے بغلگیر ہو کر مجھے چوم لیا اور اس نے کہا اے اللہ کے حبیب اور اللہ کے ہاں تمام مخلوق سے معزز ترین آپ سیر جاری رکھیں۔

حجابات کا سلسلہ

میں نے ان ملائکہ کے جھرمٹ میں سیر کی اور وہ فرشتے میرے دائیں بائیں اور آگے پیچھے تھے۔ میری تعظیم و اکرام کرتے حتیٰ کہ ستر ہزار حجابات نہایت سفید نور کے اور ستر ہزار حجاب سبز مرد کے اور ستر ہزار حجاب دبیز ریشم کے اور ستر ہزار حجاب باریک ریشم کے اور ستر ہزار حجاب نور کے اور ستر ہزار حجاب طاقت وجبروت کے ہم نے تیزی سے طے کیے۔ اور ہر ہر حجاب کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کا تھا۔ حتیٰ کہ ان ملائکہ نے مجھے دھویں کے حجاب تک پہنچایا اور پھر اس سے اندھیرے کے حجاب تک اور اس سے نور کے حجاب تک اور اس سے حجاب شاہی تک اور اس سے حجاب عزت اور اس سے حجاب کمال تک اور اس سے حجاب قہر تک اور اس سے حجاب عظمت تک اور اس سے حجاب وحدانیت تک اور اس سے حجاب صمدانیت تک اور اس سے حجاب بقاء تک اور اس سے حجاب علی ابلندی اتک اور اس سے حجاب کبریائی تک اور اس سے بارگاہِ الٰہی کے حجاب تک حتیٰ کہ میں حجاب فردانیت تک پہنچ تو میں نے مشاہدہ کیا اور میں نے اپنے آپ کو ملائکہ کی ستر ہزار صفوں کے پاس پایا جو اپنے پاؤں کے بل کھڑے تھے اور پھر اچانک اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہ جو حجابات میرے اور میرے حبیب محمد

اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکے درمیان حائل ہیں انہیں ہٹادو تو حجابات اٹھا دیئے گیے۔ ان لاتعداد حجابات کو اللہ تعالے ہی جانتا ہے تو میں نے ملائکہ کی ایک لاکھ صفیں کھڑی دیکھیں جو رکوع نہیں کرتے تھے اور ملائکہ کی ایک لاکھ صفیں رکوع میں دیکھیں جو سجدہ نہیں کرتے اور لاکھ سجدہ کرنے والوں کی صفیں جو بیٹھے نہ تھے اور نہ ہی قیامت تک اپنے سروں کو سجدے سے اٹھائیں گے۔

سیاہ مکان بارگاہِ صمدانیت میں

ابھی میں ان ہی عجائبات کے غور وفکر میں تھا کہ جلال وکمال حسن ومنظر وعظمت اور اللہ تعالیٰ کی ہیبت جیسے دیدہ عجائب کی وجہ سے مجھے ہیبت محسوس ہونے لگی۔ مجھے پکارتے ہوئے کہا گیا کہ اے احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پیش رفت کیجیے۔ پیش رفت کیجیے۔ میرے قریب ہوجائیے تو میں نے پانچ سو سال مسافت کا ایک قدم اٹھایا تو مجھے کہا گیا اے احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ڈرو نہیں اور نہ غم کھاؤ تو (یہ آواز سنتے ہی) لاحق شدہ ہیبت سے میرا دل مطمئن ہوگیا اور پھر یہ رفرف مجھے بلندی پر لے اڑا حتیٰ کہ مجھے میرے سردار اور مالک کی بارگاہ عالیہ کے قریب لے گیا۔

دیدار الٰہی

میں نے ایک عظیم ہستی دیکھی نہ تو اوہام کی اس تک رسائی ہے اور نہ ہی قلبی خیالات کی اس تک پہنچ پائی ہے۔ اسے اور بلندی نہ ہی اس کا کسی آنکھ نے مشاہدہ کیا نہ کسی کان کو اس کی شنوائی ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں کسی بشر کے دل میں کھٹکا ہوا تو میں اپنے رب کے قریب ہوگیا حتیٰ کہ میں نزدیک تر یعنی دو ہاتھ کے فاصلہ پر ہوگیا یا اس سے بھی زیادہ قریب (یہ غایت قرب کی طرف اشارہ ہے (بعض نے کہا کہ قوسین سے تانت کی وہ دو قوسیں مراد ہیں جن میں تانت باندھی جاتی ہے اور بعض نے کہا قوسین سے مراد آنکھوں سے ملے ہوئے دو کنارے ہیں اور اس میں شک نہیں یقیناً آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی حبیب اعظم، رسول اکرم آقا حبیب کے قریبی حبیب ہیں) تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ

نے اپنے دست قدرت کو میرے کندوں کے درمیان رکھا اور وہ دست قدرت مخلوق کے ہاتھ کی طرح محسوس نہ ہوتا تھا، دست قدرت و ارادہ تھا، تو میں نے اپنے اندر اس کی ٹھنڈک محسوس کی تو مجھے جو ہیبت سی محسوس ہو رہی تھی وہ جاتی رہی۔

عطائے رب

مجھے اولین و آخرین کے علم کا وارث و مالک بنا دیا گیا اور میں فرحت و سرور سے پھولے نہ سمایا تو اس وقت مجھے ایسا آرام و سکون محسوس ہوا کہ مجھے ایسا گمان ہوا کہ میرے بغیر زمین و آسمان کی ہر چیز فنا ہو چکی ہے مجھے وہاں آہٹ و حرکت تک نہ سنائی دی اور پھر میں نے کمال دانش سے بھانپا اور میں جس شرف عظیم میں تھا میں نے اس کی طرف توجہ مبذول کی تو مجھے آواز دی گئی اے احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے قریب ہو جا۔ تو میں نے عرض کی، الٰہی سیدی اور میرے مولا تو ہی سلام کا مصداق اتم ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے تو پھر دوبارہ مجھے آواز دی گئی کہ میرے قریب ہو جاؤ۔ تو میں اپنے رب کے اور قریب ہو گیا تو اس نے فرمایا وعلیک السلام (اور تجھ پر بھی سلام ہو)

مشابہ صدائے صدیق رضی اللہ عنہ

میں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز جیسی آواز سنی تو میں نے کہا اے میرے پروردگار اور میرے مالک کیا ہمارے ساتھ ابو بکر بھی ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ہرگز نہیں آپ تو ایسے مکان میں ہیں نہ تو یہاں ابو بکر پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور لیکن میں جانتا ہوں کہ لوگوں میں تیرا ابو بکر سے کوئی زیادہ محبوب نہیں (آپ کا محبوب ترین ابو بکر ہی ہے) اس لیے میں نے تمہیں ابو بکر کی آواز جیسی آواز سے پکارا تاکہ آپ خوف زدہ نہ ہوں اور آپ کا دل مطمئن ہو جائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو میرے رب عزوجل نے مجھے الہام فرمایا تو میں نے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ

کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تو میں نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ

اور ہمارے بعد ملائکہ نے کہا اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ تو اللہ تعالٰی نے فرمایا اور میں گواہ ہوں بے شک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میرے بندے اور میرے رسول ہیں۔ تو پس جو تیرا محبوب پیارا ہے وہ میرا محبوب پیارا ہے اور جس نے تمہیں جھٹلایا تو وہ میرے غضب کے ساتھ لوٹا اور اللہ سبحانہٗ وتعالٰی نے فرمایا بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓـئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا

رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری طرف پھرنا ہے یعنی بھول چوک پر ہماری گرفت نہ فرما۔ کیونکہ بنی اسرائیل جب سے کوئی مامور نسیان سے رہ جاتا، غلطی سے کوئی گناہ کر لیتے تو جلد ہی اس کا مواخذہ کیا جاتا۔ بھول یا غلطی سے سرزد ہونے والے گناہ کے مطابق ان کے خورد و نوش میں کمی کر دی جاتی اور سیدنا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وجود مبارک سے اس امت سے نسیان و خطا پر مواخذہ منسوخ کر دیا گیا ہے (مولف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ جب نسیاناً صادر ہونے والے گناہ کے مطابق خورد و نوش میں کمی کر دی جاتی ہے تو قصداً و دانستہ خطا کار سے کیسے درگزر کی جائے گی تو اس کے فجور و نحوست سے مخلوق کو بارش سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ غلہ اور پھلوں میں کمی کر دی جاتی ہے اور ہمارے گناہوں کے باعث جن آفات و مصائب کا نزول ہوتا ہے ہم اللہ تعالٰی ہی سے ان کے درگزر کرنے اور اور ملاطفت کی درخواست کرتے ہیں) نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اے ہمارے رب ہم سے ان جیسا یعنی امم سابقہ جیسا مواخذہ نہ فرما (آمین) تو اللہ رب العزت نے جواباً اپنے محبوب کو فرمایا کہ اے میرے پیارے ہم تم سے امم سابقہ

جیسا مواخذہ نہ کریں گے تو میں نے کہا اے ہمارے پروردگار ہم پر ایسی ذمہ داری
یعنی پختہ عہد اور نہایت پختہ وعدہ کی ذمہ داری نہ ڈال کہ ہم اس کے متحمل نہ ہو سکیں۔
اس میں کوتاہی کی وجہ سے تو ہمیں عذاب دے جیسے کہ تو نے ہم سے پہلے لوگوں یعنی
یہود پر ذمہ داری سونپی گئی (اور وہ اسے نہ نبھا سکے) تو ان میں سے بعض کو بندر
اور بعض کو خنازیر (سوٴر) بنا دیا گیا یعنی ہم پر سخت احکام نازل نہ فرما جن پر عمل
دشوار ہو جیسے کہ پہلی امتوں پر دشوار احکام کی بجا آوری کا حکم دیا گیا۔ بنی اسرائیل سے
ایسے ہوتا ان میں سے جس سے گناہ سرزد ہوتا تو صبح کے وقت وہ گناہ اس کے گھر
کی چوکھٹ پر لکھا ہوتا۔ اور بعض نے کہا کہ گنہگار کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا تو میں نے
کہا اے ہمارے پروردگار ہمیں ایسی ذمہ داری نہ سونپ جس کی بجا آوری کی ہمیں
طاقت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم آپ کے ذمہ مشکل احکام نہیں سونپیں گے
(آپ کی امت کے لیے) تو میں نے عرض کی اے رب العزت ہم سے درگزر فرما
تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے معاف اور درگزر کیا۔ تو پھر میں نے کہا ہماری
بخشش فرما اور ہم پر رحم فرما۔ میری امت پر، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے بخش
دیا اور پردہ ڈال دیا تو عرض کی اے پروردگار، تو ہمارا مالک ہے تو اللہ تعالیٰ نے
فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم نے سچ کہا۔ میں تمہارا مالک ہوں۔ میں نے
کہا کفار کے خلاف ہماری مدد فرما تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں قیامت تک قوم
کفار کے خلاف تمہاری مدد کروں گا۔

سلام اس پر کہ جس نے چشم سر سے رب کو دیکھا

مجھ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دریافت فرمایا کیا تم
نے اپنی چشم (مبارک) سے مجھے دیکھا؟ تو میں نے کہا تجھے پا لیا ہے۔ آنکھیں تیرا
احاطہ نہیں کر سکتیں اور نہ ہی اطراف تیرا احاطہ کر سکتے ہیں (رویت کی نفی نہیں بلکہ
احاطہ کی نفی ہے اور لفظ اطراف اس کی واضح دلیل ہے۔ مترجم عتیقی) اور نہ ہی
گردش ایام تجھے متغیر کر سکتی ہے اور تو واحد قہار ہے۔ اے میرے معبود، میرے

سردار اور میرے مالک تیرے نور، تیری مانوسیت. حسن منظر اور تیرے جلال نے ہی میری آنکھ کو گھیرے رکھا. میں نے صرف اپنی قلبی بصیرت سے ہی آپ کو پہچانا تو

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میری صفت و حمد بیان کیجیے۔

تو میں نے کہا کہ تمام واصفین و ثنا گو تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتے اور نہ ہی عارفین تیری کُنہ حقیقت کی سرحدیں بتا سکتے ہیں اور نہ ہی وہم و گمان تیرا احاطہ کر سکتا ہے اور تو ایسا پروردگار ہے جو حی و قیوم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میری بڑی شان ہے میری حکومت غالب ہے. میرا مرتبہ بہت بڑا ہے. میرے سوا کوئی معبود نہیں شہنشاہوں کا شہنشاہ ہوں اور حاجات کو پورا کرنے والا ہوں، میں پکارنے والوں کی پکار سنتا ہوں جو مجھ سے لینا چاہے میں اُسے عطا کرتا ہوں، جو مجھ پر بھروسہ کرے میں اس کا ضامن ہوں. جو میرے دروازہ رحمت پر قائم رہے میں اُسے شرفِ قبولیت بخشتا ہوں اور آفات و مصائب سے اسے نجات دلاتا ہوں اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس مقام میں آپ مجھ سے ہم کلام ہیں اس میں دیکھئے تو (صاف ظاہر ہے) میرے آپ کے درمیان نہ تو کوئی رسول حائل ہے اور نہ ہی کوئی ترجمان (ہم بلا واسطہ ہمکلام ہیں) تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا اے میرے رب میں کس مقام میں ہوں تو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ فرشِ مانوسی پر ہیں تو میں اپنی طرف متوجہ ہوا اور میں نے اپنے جوتے اتارنے کا قصد کیا تو میرے رب سُبحانہ' و تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہمارے فرش پر قدم رنجہ فرمائیں ہم نے تجھے چن لیا ہے اور تم صاحب فضیلت برقرار ہو. میں اپنی دائیں جانب متوجہ ہوا تو میں نے انتقام کی تلوار دیکھی اس سے خون ٹپک رہا تھا اور پائے عرش سے لٹکی ہوئی تھی تو میں نے عرض کی الٰہی سیدی، میرے مولا میری اُمت سے تلوار اُٹھا لے. تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرا حکم و قضاء پہلے صادر ہو چکا. تمہاری اکثر اُمت تلوار کے وار سے ہی فنا ہوگی اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ تمہاری اکثر اُمت نیزے کے وار اور طاعون سے

فنا ہو گی۔

قسم قبل از تخلیق آدم

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی، الہیٰ، سیدی میرے مالک میں تجھ سے کچھ مانگنا چاہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں نے تخلیقِ آدم سے دو ہزار سال قبل اپنی ذات کی قسم اٹھا رکھی ہے کہ تم جو مانگو گے سو تمہیں عطا کر دوں گا۔ تو پھر میں نے عرض کی میرے اللہ میرے سردار اور میرے مالک تو نے آدم (علیہ السلام) کو اپنے دستِ قدرت سے تخلیق کیا اور تو نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور ملائکہ سے اسے سجدہ کرایا، اور تو نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور موسیٰ (علیہ السلام) سے ہمکلام ہوا اور ادریس (علیہ السلام) کو بلند مقام پر اُٹھا لے گیا اور تم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور زبور (کتاب) عطا کی اور تُو نے اس کے خلافِ اولیٰ امور بخش دیئے (کسی نبی سے گناہ عظیم صادر نہیں ہوتا یہ بظاہر عظیم تھا ورنہ نبی گناہوں سے معصوم ہوتا ہے) اور تُو نے سلیمان (علیہ السلام) کو ملک عظیم عطا کیا۔ اور انسان، جن، پرندے، وحشی جانور اور ہوا کو ان کے تابع فرمان کیا اور تُو نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو اپنے کلمہ کُن سے پیدا کیا۔ اے رَب ذوالجلال تو نے انہیں مذکورہ وجوہ انعامات سے برتری و فضیلت دی تو میری وجہ فضیلت وعظمت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

ذاتی نور سے پیدا کیا

اے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگرچہ میں نے آدم (علیہ السلام) کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا مگر اس کی تخلیق میں نے مٹی ہی سے کی اور تجھے میں نے اپنے نورِ ذاتی سے پیدا کیا۔ (جیسے کہ حدیث جابرؓ سے واضح ہے (متفق) اگرچہ میں نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنا خلیل بنایا تو تجھے اپنا حبیب بنایا اور حبیب خلیل سے افضل ہے اگرچہ میں موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہوا مگر طور سینا پر ہم کلامی پس پردہ ہوئی اور فرش قرب پر تجھ سے بے حجاب ہم کلام ہوا اور اگرچہ میں ادریس (علیہ السلام) کو بلند مقام پر اٹھا لے گیا تو میں اسے صرف چھٹے آسمان پر لے گیا۔ مگر میں تجھے ایسے ارفع اعلیٰ مقام پر لے گیا کہ وہاں تیرے بغیر کسی کی رسائی

نہیں ۔اگرچہ میں سلیمان (علیہ السلام) کو ملک عظیم دیا اور تیرے لیے میں نے کوئے زمین کو مسجد قرار دیا اور پانی نہ ملنے کے وقت مٹی کو پاک قرار دیا اس سے تیمم جائز ہے ۔ اگرچہ میں نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور عطا کی ۔ مگر تجھے تو میں نے سبع مثانی (سورہ فاتحہ) اور قرآنِ عظیم ، فرقان حمید مرحمت کیا اور اس قرآن پاک میں سورۂ فاتحہ ، سورہ بقرہ ، آل عمران جیسی سورتیں عطا کیں ۔ تیری امت میں سے جو بھی ان سورتوں کو پڑھے گا تو میں اس کے گناہوں کو بخش دوں گا چاہے وہ گناہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں ۔ اگرچہ میں نے عیسٰی (علیہ السلام) کو اپنے کلمہ سے پیدا کیا مگر تیرے نام کو میں نے اپنے ناموں سے مشتق کیا ۔ اور تیرے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا لیا جو آدمی لا الہ الا اللہ کہے گا وہ محمد رسول اللہ ضرور کہے گا (سوائے نجدی توحید کے پجاریوں کے) جو تمہاری رسالت کا اقرار نہیں کرتا میں اس کا کوئی عمل قبول نہیں کروں گا ۔ وہ آخرت میں خاسرین سے ہوگا (جہنمی) اور میں نے تجھے کوثر عطا کیا ۔ وہ ایسی نہر ہے کہ اس کے سنگریزہ موتی اور جواہر ہیں اور اس کا پانی برف سے سفید اور شہد سے میٹھا ہے اور اس کی مٹی خوشبودار کستوری ہے اور اس کے پودے زعفران ہیں اور اس کا عرض ستر ہزار میل ہے اور میں نے تجھے حوض امور (شفاعت کبریٰ) درجہ رفیعہ (بلند مرتبہ) اور رمضان کے روزے عطا کیے ہیں اور اسی ماہِ رمضان میں تجھ پر قرآن حمید نازل کیا اور میں نے غنائم کو تیرے لیے حلال قرار دیا جو تجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھیں ۔

اُمت

میں نے اپنے رب سے عرض کیا کہ یہ نوازشات تو مجھ پر ہیں میری اُمت کو تو نے کیا عطا کیا تو اللہ تعالٰی نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) تیری امت کے ایسے ستر ہزار افراد کو بخش دیا جن کے لیے دوزخ کی آگ واجب تھی ۔ تو میں نے عرض کی اے پروردگار مزید معاف فرمادے ۔ تو رب پروردگار نے فرمایا کہ تمہاری امت سے جو عاصی موت سے ایک سال قبل گناہوں سے توبہ کرے گا ہم اسے بخش دیں گے ۔ میں نے عرض کی اے میرے رب ایک سال کی مدت تو بہت ہے ۔ مزید کمی فرمادیں تو اللہ تعالٰی نے فرمایا جو موت سے ایک ماہ

قبل توبہ کرے اسے بخش دیا جائے گا تو میں نے عرض کی اے میرے رب ایک ماہ
کی مدت بھی زیادہ ہے۔ مزید کمی فرما دیجئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو موت سے ایک
جمعہ قبل توبہ کرے اسے معاف کر دیا جائے گا تو میں نے پھر عرض کی اے میرے رب
جمعہ کی مدت بھی زیادہ ہے۔ اس میں مزید کمی فرمائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو ایک
دن قبل از موت توبہ کرے اسے معاف کر دیا جائے گا تو میں نے پھر عرض کی اے
میرے رب یہ مدت بھی زیادہ ہے۔ مزید کمی فرمائی جائے تو اللہ رب العزت نے
فرمایا جو ایک ساعت قبل از موت توبہ کرے اسے معاف کر دیا جائے گا۔ تو میں نے
پھر عرض کی اے باری تعالیٰ ساعت بھی زیادہ ہے۔ مزید کمی فرمائیں اور مہلت دیں۔
تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو سانس حلق تک پہنچنے سے قبل تائب ہو جائے ہم اس پر نہایت
بخشش کرتے ہوئے اس کی توبہ قبول کریں گے۔ سبحان اللہ سرکار دو عالم اپنی امت
پر کتنے مہربان ہیں کیا ہم نے بھی کما حقہ آپ کے اسوہ حسنہ کو اپنایا (عتیق)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میں نے عرض کی اے میرے رب
مزید بخشش فرما تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم ہر جمعہ کی رات کو تیری اُمت کے
ایک لاکھ گنہگاروں کو آگ سے آزاد کر دیں گے تو میں نے پھر عرض کی اے میرے
رب مزید بخشش فرما تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابتداء رمضان سے رمضان کی آخری
رات تک جتنے لوگ آگ سے چھٹکارا حاصل کریں گے تو رمضان مبارک کی آخری
رات ہم مزید اتنے آدمیوں کو آتش دوزخ سے نجات دے دیں گے تو میں نے عرض
کی اے میرے رب مزید بخشش فرما۔ تو مجھے تین گھونٹ پلائے گئے اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا، خذ، خذ، خذ، لے لو، لے لو، لے لو، تو میں نے عرض کی یا رب اس
کا کیا مطلب؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میری عفو و درگزر لے لو۔ میری بُردباری لے لو
اور میری رحمت لے لو۔ تو میں نے کہا تیری ہی حمد و ثنا اور شکر، اکرام وعظمت اور
احسان ہے۔ پھر میں نے واپسی کا عزم کیا۔

فرضیت نماز:۔ جب میں نے واپسی کا عزم صمیم کیا تو میرے رب عزوجل نے

مجھے ندا دی گئی یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ذرا ٹھہریئے میں تجھ پر اور تیری امت پر ایک فریضہ فرض کر رہا ہوں۔ جس نے اسے کما حقہ ادا کیا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے اس میں کوتاہی کی تو میں چاہوں تو اسے بخش دوں، چاہوں تو اسے عذاب میں مبتلا کر دوں۔ میں نے ایک دن رات میں تجھ پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں تو میں نے کہا سر آنکھوں پر۔ میں واپس اُتر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ مجھ پر درود و سلام بھیج رہا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات واپس چلتے چلتے برادرم موسیٰ بن عمران (علیہ السلام) کے پاس پہنچا تو جب انہوں نے مجھے دیکھا تو اُٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے صادق و امین کہتے ہوئے، مجھے خوش آمدید کہا اور پوچھا کہ کیا اپنے رب کے پاس سے آرہے ہیں تو میں نے کہا جی ہاں تو انہوں نے دریافت کیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کیا عطا کیا۔ میں نے کہا اتنا عطا کیا کہ مجھے خوش کر دیا تو انہوں نے دریافت کیا کہ تمہاری اُمت کو کیا عطا ہوا میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی بہت کچھ عطا کر کے راضی کر دیا۔ اور مجھ پر اور میری امت امت پر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کیں۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ واپس اپنے رب کے پاس تشریف لے جایئے اور نمازوں میں تخفیف کی درخواست کیجیے۔ کیونکہ آپ کی اُمت، امت آخر الزماں ہے ان کے جسم ناتواں اور عمریں کم ہیں۔ دن رات میں اتنی نمازیں نہیں ادا کر سکیں گے۔ تو میں نے کہا برادرم موسیٰ (علیہ السلام جتنے حجابات کو میں نے طے کیا اتنے حجابات کون طے کرے تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہیں سے آپ درخواست کر دیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قریب و مجیب ہے وہ ر اچانک اللہ تعالیٰ و اعلیٰ کی طرف سے ندا آئی۔ آپ جو چاہیں مانگیں میں اسے شرف قبولیت بخشوں گا۔ تو میں نے عرض کیا اے میرے پروردگار میری ضعیف و ناتواں اُمت پچاس نمازیں ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی، تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اور میری امت سے پانچ نمازیں کم کر دیں تو میں نے پھر

موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آگر انہیں بتایا ... تو انہوں نے کہا کہ آپ بارگاہ رب العزت میں مزید تخفیف کی درخواست کریں کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازیں ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ اور پھر میں اپنے رب عزوجل سے تخفیف کی درخواست کرتا رہا اور موسیٰ (علیہ السلام) مجھ سے ہم کلام ہوتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پنتالیس نمازیں ہبہ کر کے معاف فرمادیں اور مجھ پر اور میری امت پر پانچ نمازیں فرض قرار دیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے مزید تخفیف کی درخواست کے لیے مجھے کہا تو میں نے کہا اے برادرم اب مجھے اپنے رب کے پاس جاتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے تو مجھے میرے رب نے ندا دی اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اب واپس چلے جائیے ہم نے عملاً پانچ نمازیں فرض کیں اور ثواب پچاس نمازوں کا دیں گے۔ ہر ایک نماز میں دس نمازوں کا ثواب ہے۔

میرا قول تغیر پذیر نہیں ایک نیکی کے بدلہ دس نیکیاں اور جو کسی برائی کا مرتکب ہوگا تو اس کے بدلہ میں ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر میں نے موسیٰ علیہ السلام کو وہیں چھوڑ دیا اور میں واپس لوٹا حتیٰ کہ میں برادرم جبریل علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا اور وہ اسی حالت میں ٹھہرے ہوئے تھے اور ذرا بھر متقدم ومتاخر نہیں ہوئے تھے تو انہوں نے مجھے دیکھتے ہی مجھ سے معانقہ کیا اور کہا اے حبیب رب العالمین مرحباً تجھے رب کی طرف سے کیا عطا ہوا تو میں نے بتایا میرے رب نے مجھے فضل عظیم، احسان، شرف اور کرم جزیل عطا کیا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے بخوبی علم ہے کہ آپ اللہ کے ہاں تمام مخلوق سے زیادہ مکرم ہیں۔

جنت کے داروغہ سے ملاقات

پھر جبریل امین نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم چل پڑے حتیٰ کہ جنت تک پہنچ گئے اور میں نے وہاں بڑا جسیم فرشتہ دیکھا جو حسن اور ترو تازہ چمکتے چہرے والا تھا اور اس کے چہرہ پر انوار سے نورانی شعاعیں نکل رہی تھیں اور وہ ایک نورانی کرسی پر جلوہ افروز تھا اور وہ زیورات اور خلعتوں سے مزین تھا تو میں نے پوچھا اے

پیارے جبرائیل (علیہ السلام) یہ کون ہے ؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ جنتوں کا خازن ہے ان کا نام رضوان ہے تو میں آگے بڑھا اور انہیں سلام کیا تو وہ مجھے دیکھتے ہی مسکراتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور میرے سلام کا جواب دیا اور مجھ سے معانقہ و مصافحہ کیا تو انہوں نے کہا نبی ناصح اور برادر صالح کو خوش آمدید ہو تو جبرائیل (علیہ السلام) نے فرمایا اے رضوان اللہ کے حبیب کا ہاتھ پکڑیں اور انہیں جنت کی سیر کرائیں اللہ تعالیٰ نے حوان کے لیے اور ان کی اُمت کے لیے تیار کر رکھی ہے۔ اور اس کا مشاہدہ کرائیں وہ مجھے ساتھ لے کر جنت میں لے گئے۔

جنت کی سیر

میں نے جنت دیکھی تو اس کی زمین چاندی کی طرح سفید تھی اور اس کے سنگریزے موتی اور مرجان تھے۔ (ادخلنی اللہ فیہا مع سائر اہل سنت وجماعت ، عتیق) اور اس کی مٹی کستوری کی تھی اور اس کے پودے زعفران کے ہیں اور اس کے درخت ، چاندی اور سونے کی پتیاں ہیں اور ان پر ستاروں کی مثل چمکیلے پھل ہیں اور عرش اس کی چھت ہے۔ رحمت اس کی بھرتی ہے اور ملائکہ اس کے باشندے ہیں اور اس کا پڑوسی رحمٰن ، تو رضوان نے ہاتھ پکڑا اور ہم نے جنت کے درخوش سر د کن چیزوں ، چشموں عمدہ اور کنواری حوروں بلند و بالا محلات چودھویں رات کے چاند کی مثل نوجوان خدام ، پسندیدہ اور نفیس عمدہ خدام ، نعمتوں ، جنت نعیم ، مقام محمود ، خلود ، خوش نصیبی دوام اور ملک علام کے پڑوس میں مسرت و خوشحالی کی سیر کی۔

بے مثال محل

میں نے سفید موتیوں سے بنا ہوا ایک ایسا گنبد دیکھا جو کسی اور چیز اعتماد کے بغیر خود بخود لٹک رہا تھا۔ جس کے سرخ سونے کے ہزاروں دروازے تھے اور ہر دروازے پہ ایک ہزار پری پیکر خادمہ کھڑی تھیں اور میں نے دیکھا کہ گنبد میں ایک ہزار محل ہے اور ہر محل میں ایک ہزار کمرے ہیں۔ اور ہر کمرے میں ایک ہزار چار پائی اور ہر چار پائی پر دبیز ریشم کے ایک ہزار بستر اور ہر دو بستر کے درمیان سے پانی کی ایک نہر بہہ رہی تھی اور ہر بستر پہ میں نے

ایسی گہرائی دیکھی جو دیکھنے والے کو حیران اور دل کو مدہوش کر دیتی تو میں نے متعجب ہو کر سر اٹھایا تو اللہ بلند و برتر کی طرف سے ندا آئی اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا تم اسی سے متعجب ہو گئے گنبد کا سامنے والا حصہ ملاحظہ کریں تو اس میں مزید عجائبات کا مشاہدہ کر دگے تو میں نے غور سے حد نگاہ تک دیکھا تو اس میں ایک سبز زمرد کا قبہ تھا اور اس میں سفید عنبر کی چارپائی تھی جو موتیوں اور جواہرات سے مرصع تھی جس پر سرمگیں خوبصورت موٹی آنکھ والی ناز و ادا کا پیکر سیاہ کشادہ پتلی والی شمس و قمر سے حسین تر خادمہ جلوہ افروز تھی۔ شمس و قمر کو بھلا اس کے حسن دکشش سے کیا نسبت ؟ اللہ تعالیٰ نے پاؤں سے زانوں تک اسے سفید کافور سے تخلیق کیا اور زانوں سے سینے تک خوشبودار کستور سے اور اس کے بالوں کی ایک ہزار چھ سو مینڈھیاں تھیں اور اگر وہ اہل زمیں پر جلوہ فگن ہو تو اس کی چھنگیاں سے مشرق و مغرب منور ہو جاتے اور اگر وہ کھارے سمندر میں لعاب دہن پھینک دے تو وہ لذیذ و میٹھا ہو جائے تو میں نے دریافت کیا اے برادرم جبریل (علیہ السلام) اس عظیم نعمت اور جسیم عطیہ سے کسے نوازا جائے گا تو انہوں نے بتایا یہ عطیہ اسے مرحمت کیا جائے گا جو لا الٰہ الا اللہ و انک رسول اللہ حَقّاً کی گواہی دیتے ہوئے مرے (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ کے برحق رسول ہیں۔

سات نہریں اور پھر میں نے ایک عظیم نعمت اور بڑے ملک کا نظارہ کیا اور میں نے اس میں سات نہریں دیکھیں۔ (۱) پانی کی نہر (۲) دودھ کی نہر (۳) شراب طہور کی نہر (۴) شہد کی نہر (۵) سلسبیل کی نہر (یہ جنت کا ایک چشمہ ہے) (۶) خالص شراب یا خوشبو کی نہر (۷) تسنیم کی نہر (جنت کا ایک چشمہ) (۸) اور نہر کوثر (شاید نہر کوثر ان سات کے علاوہ ہے یا خمر و رحیق سے ایک ہی شئے مراد ہے) میں آسمان بہ آسمان اترتا رہا تو آسمانوں میں میرا جس چیز سے بھی گزر ہوا وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرتی دیکھی۔

مکہ میں واپسی : جب ہم آسمان سے دنیا تک واپس پہنچے تو رات کا دہی حصہ د

حالت تھی جس میں ہم نے سفر کا آغاز کیا تھا اور اس میں ذرا بھر تقدم و تاخر کمی بیشی نہیں ہوئی تھی میں (براق پر) سوار ہو کر مکۃ مشرفہا اللہ تعالیٰ وعظمہا آ گیا اور براق سے اتر پڑا اور جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے الوداع کہا اور کہا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس رات کے دیکھے ہوئے عجائبات کو بوقت صبح قوم کے سامنے بیان فرمانا۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی خوشخبری سنانا۔

تصدیق صدیق رضی اللہ عنہ

میں نے کہا اے برادرم جبریل (علیہ السلام) مجھے اندیشہ ہے کہ مشرکین میری تکذیب نہ کریں تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا اگر یہ آپ کی تکذیب کریں گے تو ابوبکر تو آپ کی تصدیق کریں گے اور ابوبکر کی تصدیق کے بعد آپ ان کی تکذیب کو خاطر میں لائیے گا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں صبح کی نماز تک اپنے بستر پر خواب استراحت میں رہا پھر میں بستر سے اٹھا اور اور میں نے نماز فجر ادا کی اور پھر میں مسجد کے دروازے کی طرف نکل پڑا۔

ایک ملعون سے ملاقات

ابوجہل خبیث کی یہ عادت تھی کہ جب بھی میرے پاس سے گذرتا تو پوچھتا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)؛ شب گذشتہ کی کوئی تازہ خبر، تو اس دن بھی جب وہ میرے پاس سے گزرا تو اس نے حسب عادت مجھ سے یہی دریافت کیا تو میں نے اسے بتایا کہ آج رات مجھے سیر کرائی گئی تو اس نے پوچھا کہاں تک، میں نے بتایا یہاں سے بیت المقدس تک اور پھر وہاں سے عرش تک اور پھر میں اللہ تعالیٰ سے اور اللہ مجھ سے مخاطب ہوا اور اللہ تعالےٰ نے مجھے عطیات و اکرام سے نوازا میں نے جنت اور جنتیوں کے لیے تیار کردہ دائمی نعمتیں دیکھیں اور دوزخ اور دوزخیوں کے لیے تیار کردہ تھور اور گرم ابلتا ہوا پانی دیکھا۔ ابوجہل علیہ ما علیہ نے یہ سن کر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس بات کو چھپائے رکھو اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرنا ورنہ لوگ تیری تکذیب کریں گے تو میں نے اسے کہا میں ایک ایسی عظیم بات کو چھپائے رکھوں جس کا اللہ تعالےٰ نے مجھ پر انعام کیا

حالانکہ خود

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے وَ اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ، اور بہرحال اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو تو ابوجہل لعنۃ اللہ نے کہا کہ تمہاری بات انتہائی تعجب خیز ہے تو تم نے مجھے بتایا کیا تمہیں اسے قوم کے سامنے بیان کرنے کی طاقت دہمت ہے ؟ تو میں نے جواباً کہا ہاں کیوں نہیں تو اس خبیث نے اہل مکہ سے شرفہا اللہ تعالیٰ میں منادی کرادی کہ اے اہل مکہ میرے پاس آجاؤ تو تمام اہلِ مکہ جمع ہو گیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطاب کے لیے کھڑے ہو گیے اور فرمایا اے قوم قریش سنو ! اللہ سبحانہ، و تعالیٰ نے آج رات مجھے بیت المقدس تک سیر کرائی، پھر مجھے ہفت افلاک کی بلندیوں تک لے گیا۔ میں نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور مجھے تا عرش لے جایا گیا اور میرے لیے نورانی فرش و بچھونا بچھایا گیا میں نے حق تعالیٰ سے اور حق تعالیٰ نے مجھ سے کلام کیا۔ اور میں نے جنت و دوزخ کی سیر کی۔ اور اب میں یہ دیکھی ہوئی تمام چیزیں بتانا چاہتا ہوں ۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر سب سے پہلے فرمایا (صَدَقۡتَ یَا صَفۡوَۃَ اللہِ) یعنی اے اللہ کے محبوب آپ سچ فرمارہے ہیں، اے اللہ کے حبیب آپ سچ فرمارہے ہیں۔

ابوجہل نے یہ سنتے ہی جل کر کہا جو تم نے بیان کیا سو اچھا کیا۔ میں آپ سے آسمان کی تو کوئی بات نہیں پوچھنا چاہتا ؛ کیونکہ ہم نے دیکھا نہیں لیکن ہم آپ سے بیت المقدس کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں آپ ہمیں اس کا حلیہ بتادیں تاکہ ہمیں آپ کے کلام کا حق اور بات کا سچ ہونا معلوم ہوسکے۔

بیت المقدس حاضر کیا گیا

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر اقدس کو ذرا زمین کی طرف جھکایا کیونکہ آپ بیت المقدس میں رات کے وقت تشریف لے گیے تھے اور واپسی گذر بھی بوقت رات ہی ہوا تھا۔ اس لیے آپ نے اس کی کسی خاص علامت اور نشانی کا بغور مشاہدہ نہیں فرمایا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو کہا کہ بیت المقدس جا اٹھاؤ اور اس کو

زمین، پہاڑوں، ٹیلوں، ندی نالوں، گلی کوچوں، شاہراہوں اور مساجد سمیت اٹھا کر میرے حبیب محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے سامنے واضح کر کے رکھ دو تو سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی وقت جبریل (علیہ السلام) نے اٹھا کر بیت المقدس کو میرے سامنے لا کر رکھ دیا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دیکھ کر اس کے ایک ایک کمرہ، مکان ہر ہر جگہ کو بتا دیا، تو مشرکین مکہ یہ منظر دیکھ کر شرمندگی سے سرنگوں ہو گئے۔ تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے درست فرمایا۔

علم غیب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

پھر نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں اور برادرم جبرائیل (علیہ السلام) فضا میں تھے تو میں نے بنی مخزوم کے فلاں فلاں آدمیوں کو دیکھا اور وہ اور ان کی سواریاں جبل اراک (ایک پہاڑی کا نام) کے پاس تھے اور ان کا ایک قیمتی اونٹ گم ہو چکا تھا تو میں نے انہیں فضا سے پکار کر کہا کہ تمہارا اونٹ وادی نخل میں ہے اور کل طلوعِ شمس کے وقت وہ قافلہ تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ تو جب وہ تمہارے پاس پہنچے گا تو تحقیق کر لینا تو جب اس دن صبح ہوئی، قافلہ تو بہت دور تھا اور وہ سورج چڑھنے کے وقت مکہ مکرمہ میں نہیں پہنچ سکتا تھا۔

سورج طلوع نہ ہوا

راوی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن سردارِ کائنات حبیبِ حق حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تصدیق کے لیے قافلہ مکہ مکرمہ پہنچنے تک سورج کو طلوع نہ ہونے دیا۔ تو جب سورج طلوع ہوا تو قافلہ مکہ مکرمہ میں پہنچ چکا تھا اور انہوں نے بتایا کہ یقیناً ان کا اونٹ گم ہو گیا تھا تو ہم اس کی تلاش میں تھے۔ اچانک کسی نے فضا سے ہمیں پکار کر کہا کہ تمہارا اونٹ وادی نخل میں ہے۔ ہم وادی نخل میں آئے تو اطلاع کے مطابق ہمیں اونٹ مل گیا۔ جب مسلمانوں نے یہ سنا تو انہیں انتہائی مسرت ہوئی تو انہوں نے تہلیل و تکبیر کی صدائیں بلند کیں (یعنی نعرہ توحید و رسالت لگایا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باہر تشریف لائے۔ مسلمانوں نے آپ کو جھرمٹ میں لیا ہوا تھا۔ آپ مسلمانوں میں چودھویں کے چاند کی مثل معلوم ہوتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ کے ارد گرد ستاروں کی طرح معلوم ہوتے تھے۔ (اور یہ منظر دیکھ کر) اس دن چار ہزار افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور بشیر و نذیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اکرام و تعظیم کے لیے آسمان کے فرشتوں نے تہلیل و تکبیر کی صدائیں بلند کیں اور ابو جہل نے بوجہ عداوت و دشمنی آپ کی مخالفت شروع کر دی اور آپ کی حقانیت کا انکار کر دیا اور اور وہ بغض و حسد سے آگ بگولا ہو گیا اور کہنے لگا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تو بیترا عظیم ترین جادو و سحر ہے۔ العیاذ باللہ اور نبی کریم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مخاطب ہو کر آسمانوں اور عرش میں دیکھے ہوئے عجائبات اور اپنے اہل محبت اور شیدائیوں کے لیے دیکھی ہوئی نعمتوں اور اپنے مخالفین و دشمنوں کے لیے دیکھے ہوئے دوزخ اور جحیم (دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے) ابلتے ہوئے پانی اور دردناک عذاب کا تذکرہ فرماتے رہے۔

الحمد للہ علیٰ منہ و کرمہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ و آلہ وصحبہ اجمعین۔

یکم ربیع الاول ۱۴۰۲ھ کی مقدس ساعت میں ترجمہ اختتام پذیر ہوا۔

مترجم

عبید المصطفیٰ محمد گل احمد خاں عتیقی۔ موضع سربن ڈاک خانہ چناری تحصیل ہٹیاں ضلع مظفر آباد، آزاد کشمیر، حال مدرس مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار فیصل آباد
پاکستان

دعوتِ فکر و عمل

ہم اکثر و بیشتر دیکھتے ہیں کہ بچہ پیدا ہوتا ہے۔ جوان، نوجوان پھر بوڑھا ہوتا ہے اور پھر آخر کار مر جاتا ہے اور ابدی و آخری زندگی میں داخل ہو جاتا ہے اس مختصر سی عارضی زندگی کو بہت لوگ غفلت اور بے راہ روی میں گزار دیتے ہیں۔ انہیں اپنی زندگی کا مقصد تک معلوم نہیں ہوتا۔ وہ دین سے دور رہتے ہوئے اپنی خواہشات، زن اور زر کے حصول میں ضائع کر دیتے ہیں اپنے محبوب خدائے وحد لاشریک اور نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور فرمودات کو اپنی خواہشات کے پس پشت ڈال کر آخر کار موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں اور مرنے کے بعد وہ اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے دوزخ کے عمیق گڑھے میں پھینکے جاتے ہیں۔ کاش کہ وہ مرنے والے اپنی عارضی زندگی میں زندگی عطا کرنے والے رب العالمین کو بھی یاد کرتے۔ اس کی عبادت کرتے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج

اور تمام قسم کے حقوق و فرائض ادا کرتے ہوئے اپنے ربّ کی بارگاہ میں سرخرو پہنچتے اور دوزخ کے گڑھوں کے بجائے جنت کی حسین وادیوں کا مصداق ٹھہرتے۔

اے دوست!

ابھی بھی موقع ہاتھ میں ہے کہ نیک اعمال کرلے۔ اچھے عقائد اپنالے وہ رستہ اختیار کر جو غلامیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو۔ پھر جب آنکھ بند ہو گئی تو موقع ہاتھ سے نکل جائے گا پھر نہ کہنا کہ ہمیں خبر نہ ہوئی۔

فقط

ادارہ

بفیضانِ کرم
امام العارفین
سید السالکین حضور قبلہ عالم
جگر گوشہ لاثانی پیر سید علی حسین شاہ صاحب
المعروف
نقشِ لاثانی رحمہ اللہ تعالیٰ
علی پور سیداں شریف
بفیضانِ نظر
منبعِ فیوض و برکات قطبِ وقت متبعِ سنت
پیرِ طریقت رہبرِ شریعت قبلہ حضرت حافظ مفتی عزیز احمد بدیونی
قادری دامت برکاتہم العالیہ